New Era Magazine
راہ مجازی سے عشق حقیقی تک
NEW ERA MAGAZINE
از قلم ایمن رضا
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

راہ مجازی سے عشق حقیقی تک

از ایمن رضا

2)

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

وہ بھاگ رہی تھی اندھا دھند بغیر کسی چیز کی پروا کیے۔ چپل تو کہیں پیچھے گر گئی تھی ۔پھتریلے راستے کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے اور کئی نوکیلے پھتر اس کے پیروں میں گھس کر اسکے پاؤں لہولہان کر چکے تھے۔۔

کئی دفعہ ٹھوکروں کی وجہ سے اسکے بازوں، کوہنیاں اور ہتھلیاں چھل چکی تھیں۔

پکڑ وسالی کو بھاگنے نا پائے۔

پیچھے سے کرائے کے غنڈوں کے پیروں کی آواز اور واحیات آوازیں سن کر اسکے پیروں میں اور تیزی آگئی۔

اس کے پاس سر ڈھکنے کے لیے نا دپٹا تھا نہ تن ڈھکنے کہ لیے چادر۔ آج اسے دپٹے کی اہمیت کا سہی اندازہ ہوا تھا۔

وہ خود کو جتنا کوستی اتنا کم تھا اسنے راہ بدلنے میں اتنی دیر کیوں کر دی۔

آگے دیکھتے ہی اسکے اوسان خطا ہوئے کیوں کے آگے گہری ڈھلوان تھی بہت گہری۔

اب کہاں جائے گی بلبل آج تو تیرا کریا کرم ہم اپنے ہاتھوں کریں گے۔ ان سبھی کہ منہ سے حوس ٹپک رہی تھی۔

آگے کنواں تھا تو پیچھے کھائی۔

اس نے آنسو بھری آنکھوں سے اوپر دیکھا اور دل میں پختہ ارادہ لیے ہوئے کود پڑی۔

آآآآآآ

اس نے اپنی عزت کو بچانا ضروری سمجھا تھا اب اتنی آگے جا کر وہ اپنے قدم پیچھے نہیں لے سکتی تھی۔۔۔۔

****

مجھے چھوڑ دو مجھے جانے دو میں نے کچھ نہیں کیا۔خدارا مجھے بخش دو۔

اس بندھے ہوئے شخص کی دہائیاں عروج پر تھیں۔اس کے چہرے پر موت کا خوف بخوبی دیکھا جا سکتا تھا۔

سامنے سے آتے شخص کو دیکھتے ہی اس پر لرزا طاری ہو گیا، زبان دنگ ہو گئی، پسینا ٹپکنے لگا۔

اسے خوف محسوس ہوتا بھی کیوں نا اپنی موت جو سامنے دیکھ لی تھی۔

Slayer۔ ہاتھ میں بڑا سا خطرناک طرز کا بنا ہوا نوکیلا اور تیز دھار چاکو لیے سامنے

سے چلا آرہا تھا۔

اس کے پاس پہنچتے ہی وہ آدمی حواس میں لوٹا۔ slayer مجھے معاف کردو آئندہ یہ غلطی نہیں ہوگی۔

وہ ہانپتے کانپتے گڑگڑایا۔۔۔۔

وہ جانتا تھا یہ سب بے کار ہے مگر اسنے کوشش کرنا ضروری سمجھا۔۔۔

شکور تم نے میری بات کو نظرانداز کیا اسنے چاکو کی نوک پر انگلی پھیرتے پوچھا۔

انداز کافی برفیلا تھا جو شکور کو اندر تک جما گیا۔

مجھے معاااا "

اس سے پہلے کے وہ اپنی بات پوری کرتا اس کا کان بجلی کی سی تیزی سے کٹتے ہوئے دور جا گرا۔

آآآآآآآآآآآآآآ

اس بوسیدہ کمرے میں اسکی تڑپتی دردناک اوازیں گونجنے لگیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسی طرح دوسرا کان بھی کٹ کر دور جا گرا اسکی گردن تیزی سے خون سے بھرنے لگی۔

وہ کیا ہے ناشکور۔۔۔۔

اس نے اپنی بات کو وقفہ دیتے کہا۔

"جو میری بات نہیں سنتا میں اسے دوسرے کی سننے کے قابل نہیں چھوڑتا۔"

وہ پراسرار لہجے میں کہتے ہوئے اسکے قریب آنے لگا جو درد سے بلک رہا تھا آہستہ آہستہ اس کمرے میں کربناک چیخوں کا انبار لگ گیا۔

وہ ایسا ہی تھا سفاک جلاد تبھی تو اسے سب slayer کہتے تھے۔۔

یعنی روح قبض کرنے والا

****

وہ چار لڑکے یونی کے گراؤنڈ میں برگد کے درخت کے نیچے اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھے تھے۔ان میں سے تین لڑکوں کا رخ اپنے سربراہ کی طرف تھا جو درخت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔

اوشن بلیو آنکھیں، ماتھے پر لاپرواہی سے بکھرے بال جو وہاں کھڑی ہر لڑکی کی متوجہ اپنی طرف سمیٹ رہے تھے، سونے پہ سہاگا ورزشی مظبوط جسم یونی کی ہر لڑکی کا آیڈیل تھا وہ، سفید رنگت، ہوتی بھی کیوں نا خانزادہ تھا وہ۔۔۔

لڑکیاں اسکی ایک نظر کی منتظر رہتیں مگر خود سے اسکے پاس جانے کی ہمت مفقود پاتی تھیں وجہ اسکی مشکوک حرکات اور لیا دیا سا لہجہ تھا۔

اپنا دل کرتا تو کسی لڑکی کو منہ لگاتا ورنہ ایک نظر نا دیکھتا۔۔

تو آخر عورت زات سے اتنی نفرت کیوں کرتا ہے۔ان میں سے ایک لڑکے بشیر نے کہا۔۔۔

کیونکہ عورت زات ہوتی ہی نفرت کے قابل ہے۔۔۔

تو پھر تو انکے ساتھ رات کیوں گزارتا ہے۔۔۔

دوسرے لڑکے اہتشام نے پوچھا۔

کیونکہ وہ اسی قابل ہیں کہ انہیں ٹشو پیپر کی طرح استعمال کیا جائے اور پھر ضرورت پوری کرتے ہی پھینک دیا جائے۔

اسنے خباثت سے کہاتو سارے ہنس دیے۔

اور ویسے بھی لڑکیاں تیار ہو کر ہمارے سامنے آتی ہی کیوں ہیں۔

اس نے تلخی سے کہا۔۔۔

اور مرد ہونے کے ناطے ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ انھیں سراہیں۔۔۔

اسنے آنکھ مارتے کہاتو چاروں کا خباثت زدہ قہقہ گونجا۔

اس نوجوان جس کا نام سیال خان تھا۔۔

اگر کوئی جان لیتا کہ اس خوبصورت چہرے کے پیچھے اتنی کراہیت بھری سوچ ہے تو لوگ اس سے دور بھٹکتے۔۔۔۔

ویسے بھی لوگ اس کی بری شہرت کی وجہ سے دور ہی رہتے تھے۔ہفتے میں ایک دفعہ حوالات کی ہوا کھاناتو اس کا فرض تھا جیسے اور پھر غنڈا گردی،مار دھاڑ اور بلیک میلنگ میں تو جیسے اس نے پی ایچ ڈی کی تھی۔

دفعتاًوہ اٹھا اور کیفے جانے لگا جب سامنے سے آنے والی لڑکی سے ٹکرا گیا۔۔۔

اس نے سرخ آنکھوں سے اس لڑکی کو دیکھا جیسے ساری غلطی اسی کی ہو۔۔۔۔جو نیچے

گراؤنڈ سے اپنے نوٹس اٹھا رہی تھی۔

وہ چونکا تب جب وہ لڑکی نوٹس اٹھاتے رکی کیونکہ کچھ نوٹس سیال خان کے پاؤں کے نیچے دبے تھے جنہیں وہ مضطرب انداز سے دیکھ رہی تھی۔

سیال نے اسکی آنکھوں میں دیکھا اور غرور سے اسکے نوٹس کو مسلا جو اسکے پاؤں کے نیچے دبے تھے۔۔۔۔

سامنے بیٹھی لڑکی نے دکھ اور غصے سے اسکی حرکت کو ملاحظہ کیا اور اسکے عین سامنے کھڑی ہوئی۔۔۔۔

یہ کیا حرکت ہے۔۔۔وہ بپھری شیرنی بنی بولی تو وہ محضوظ ہوا۔۔۔۔

یہ میرے راستے میں آنے کی چھوٹی سے سزا ہے۔

اسکی بات مقابل کو طیش دلا گئی۔۔۔

مطلب کیا ہے آپ کا اندھوں کی طرح خود چل رہے ہیں اور الزام دوسروں پر دھر رہے ہیں۔۔۔

اسکی بات سنتے ہی سیال شاہ نے اسے کڑے تیوروں سے دیکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اے لڑکی جانتی بھی ہو کون ہوں میں۔۔۔

خان زادہ ہوں میں اپنے سے اونچی اواز میں بات کرنے والے کو کہیں کا نہیں چھوڑتا

صرف دو پل لگیں گے مجھے تمہاری اکڑ توڑنے میں۔۔۔۔

اس نے غصے سے وارننگ دیتے لہجے میں کہا۔۔۔

اگر تم خان زادہ ہو تو میں بھی خان زادی ہوں، میری رگوں میں بھی پختون خون

ہے۔اگر سامنے والا عزت دینے کا قائل نا ہو تو اسکی عزت دو کوڑی کی کرتے موقع یا

محل نہیں دیکھتی میں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نازک حسینہ کے لہجے میں بھی پھنکار تھی جیسے مقابل کو آنکھوں سے جلا کر راکھ کر

دے گی۔۔۔

وہ پہلے تو حیران ہوا آج تک کسی لڑکی کی جرات نہیں ہوئی تھی اس سے بات کرنے کی

اور یہ چھٹانک بھر کی لڑکی اسے سبکے سامنے بے عزت کر رہی تھی۔۔۔۔

لمحوں میں اسکے غصے کا گراف بڑھا تھا اس سے پہلے کے وہ اس پر جھپٹتا۔۔۔۔۔

اسکے دوستوں نے اسے گرفت میں لیا۔۔۔۔

کیا کر رہا ہے سیال لوگ دیکھ رہے ہیں اور ڈین بھی کسی وقت آ سکتے چل یہاں سے۔۔۔

وہ نا چاہتے ہوئے بھی انکے ساتھ گھسیٹتا چلا گیا۔۔۔۔

مگر جانے سے پہلا اسکے سامنے رکا۔۔۔۔

دیکھ لوں گا تمیں۔۔۔۔اسکے وارننگ دیتے لہجے پر تو دوپل کو ایشمل خان زادہ بھی کانپ گئی مگر ڈٹ کر اسکی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔۔۔

یہ لڑکا اسے زہر سے بھی برا لگا تھا یہ تو طے تھا کہ آئندہ وہ اسکے منہ بھی نہیں لگے گی۔ مگر آگے کیا ہونا تھا یہ تو وقت جانتا تھا یا خدا۔۔۔۔

****

کیا ہوا ایشی۔۔۔۔

منہ کیوں پھولا ہوا ہے۔۔۔

دراب نے اپنی دوست جیسی کزن کو پوچھا۔۔۔

جو دمکتی سنہری رنگت پر سبز نین کٹوروں میں خفگی لیے، پھولے پھولے دھوپ کی وجہ سے سرخ گالوں میں، پنکھڑیوں جیسے لب معصومیت سے لٹکائے سامنے کھڑے

دراب کو مسکراہٹ ضبط کرنے پر مجبور کر گئی۔۔۔

کیا بتاؤ دری آج ایک سر پھرے لڑکے نے میری اسائنمنٹ خراب کر دی کتنی مشکل سے بنائی تھی میں نے۔۔۔

اسنے جھنجلاتے ہوئے کہا۔۔۔

جب دراب پر نظر پڑی تو فوراً دانت نکالتے ہوئے اپنے جملے کی تصحیح کی میرا مطلب ہے کہ تم نے بنائی اور میں نے مدد کی...

اس کے تیزی سے بیان بدلنے پر وہ دل سے ہنس دیا۔۔۔۔

تو ہماری دی گریٹ ایشی نے اس لڑکے کا کیا کیا۔۔۔

وہ اپنی اس نڈر اور منہ پھٹ کزن کو بھی جانتا تھا جو اگلے بندے کو دن میں تارے دکھا دیتی تھی اب بھی ضرور کسی کی شامت آئی ہو گی وہ جانتا تھا۔۔۔

زیادہ کچھ نہیں بس حساب بے باک کر دیا اس نے فرضی کالر جھاڑتے کہا تو سر دائیں بائیں ہلا کر رہ گیا جیسے کہہ رہا ہو اس کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

****

تم مجھ سے کتنا پیار کرتے ہو اس لڑکی نے کئی بار کا پوچھا جانے والا سوال اس کتاب میں مصروف لڑکے سے دوبارہ پوچھا۔۔۔

اس لڑکے کو اپنی طرف متوجہ نہ دیکھتے اس لڑکی نے جھنجلاتے ہوئے اس کی کتاب کھینچی اور دوبارہ سوال دہرایا۔۔۔

اظہر نے نظریں اس رامین پر ٹکائی اور کہا کیا تمہیں میری نظروں میں دیکھ کر معلوم نہیں ہوتا کہ میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں۔۔۔

رامین نے اظہر کی آنکھوں میں دیکھا جہاں محبت کا ایک جہاں آباد تھا وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کھلکھلا کر مسکرائی۔۔۔

کتنی دفعہ تو تم سے پوچھا ہے اور اب بھی پوچھتا ہوں کہ اپنے گھر والوں کو تمہارے گھر کب بھیجوں تاکہ تمہیں میری محبت کا یقین آجائے۔۔۔۔

جس پر رامین نے مسکراتے ہوئے بات ڈال دی

****

کیا سوچ رہی ہو کریسٹینا؟

ایشمل نے یونی گراؤنڈ میں اپنی بیسٹی کو اکیلا بیٹھا دیکھا تو فوراً دھپ سے اسکے پاس جا بیٹھی۔۔۔

جس پر کریسٹینا ہڑبڑا کر رہ گئی۔۔۔

یار بندہ انسانوں کی طرح آتا ہے کریسٹینا نے خفگی سے کہا۔۔۔۔

میرا سوال اب بھی وہیں کا وہیں ہے کیا سوچ رہی تھی کیا پھر کسی نے تمہیں کرسچٹن ہونے کا تانا دیا۔۔۔

کریسٹینا آنکھوں میں نمی لیے اسے دیکھتی رہ گئی یہی تو اسکی بہترین دوست تھی جو مزہب کے فرق کو بیچ لائے بغیر اس سے سچا پیار کرتی تھی اور اس سے بدتمیزی کرنے والے ہر بندے کو اسکی نانی یاد دلا دیتی تھی۔۔۔

ایشمل کیا کریسچٹن ہونا میرا گناہ ہے؟ کیا میں نے خدا کو کہا تھا مجھے اس مزہب میں پیدا کریں؟ تو پھر لوگ مجھے باتیں کیوں سناتے ہیں۔۔۔۔

اسکی ایسی باتیں سن کر ایشمل کا خون کھول اٹھا۔۔۔

نہیں میری جان ایسی کوئی بات نہیں یہ تو آج کل کے لوگوں کا خناس ہے تم کیوں انکی

باتیں دل پر لیتی ہو۔

جبکہ میں جانتی ہوں تمہاری روح کتنی پاک ہے کبھی تم نے عریاں کپڑے نہیں پہنے کبھی برے کام نہیں کیے جو اج کل کی لڑکیاں کرتی ہیں۔۔۔

تو پھر خود کو برا کیوں سمجھتی ہو آئندہ میں نے تمہیں ایسی باتیں کرتے دیکھا تو پھر دیکھنا

ایشمل نے اسکو وارن کرتے کہا تو وہ مسکرا کر رہ گئی۔۔۔

تم خدا کا سب سے بہترین تحفہ ہو میرے لیے اسنے سچے دل سے کہا۔۔۔

جس پر ایشمل نے اسے گلے سے لگا لیا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

سیال شاہ آج اپنے فلیٹ پر آیا تھا جو اسکو غنڈوں کے سردار پاشا نے غنڈہ گردی کی وجہ سے الاٹ کر رکھا تھا جہاں پر وہ اپنی عیاشیاں کرتا تھا۔۔۔

اسے آئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب فلیٹ کا دروازہ ناک ہوا۔اسنے دروازہ کھولا تو سامنے ریا بے باک لباس میں کھڑی آنکھوں میں خماری لیے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ہیلو بیبی۔۔۔۔کیسے ہو۔۔۔

سیال نے اوپر سے نیچے تک ایک بے باک نگاہ اسکے نیم عریاں وجود پر ڈالی اور اسے تیزی سے اندر کھینچ لیا۔

"میں ٹھیک تو نہیں تھا پر اب تمہیں دیکھتے ہی ہو گیا ہوں۔"

اسنے شیطانی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

ریا خوشی خوشی اسکی باہوں میں آسمائی اور وہ اسے لیے بیڈ پر چلا گیا جہاں وہ اس سے اپنی ضرورت پوری کر سکتا۔

لائیٹ اوف کر کے وہ دونوں بے حیائی کی تمام حدیں پار کرنے لگے۔

ایسا ہی تھا وہ لڑکی سے اپنے مطلب پورے کرنے والا اور بعد میں انہیں دو کوڑی کا کر کے پھینکنے والا۔

****

اظہر کیفے میں داخل ہوا تو ادھر ادھر نگاہ دوڑائی جب ایک جگہ اسکی نگاہ اٹکی۔ آگے کا منظر اسکا خون کھولا گیا۔۔۔

جہاں رامین رونی کے ساتھ بیٹھی باتیں بھگار رہی تھی۔ جو اسے ہوس بھری نظروں

سے دیکھ رہا تھا۔

اظہر تن فن کرتا اسکے سر پر جا پہنچا۔

رامین۔۔۔اسکی آواز میں تپش محسوس کر کے رامین بوکھلا کر رہ گئی۔

اظہر تم۔۔۔۔

ہاں میں اسکے ساتھ کیا کر رہی ہو تم بتانا پسند کرو گی۔۔۔اسنے کڑے تیوروں سے دریافت کیا۔۔۔

اظہر رونی میرا دوست ہے تم ایسے بات نہیں کر سکتے۔۔۔

رامین نے غصے سے کہا۔

رامین۔۔۔اسنے غصے سے کہا جبکہ اسکا ہاتھ پکڑ کر کیفے سے باہر لے جانے لگا۔۔۔

رونی خون آشام نظروں سے گھور کر رہ گیا جو اسکا شکار چھین کر لے گیا تھا۔

باہر لاتے ہی اظہر نے اسے جھٹکے سے چھوڑا۔۔۔۔

اظہر یہ کیا بد تمیزی ہے تم مجھ سے ایسا سلوک نہیں کر سکتے۔۔۔۔

رامین کے لہجے میں بغاوت تھی۔

رامین جب ہر کسی کو پتا ہے اسکی شہرت اچھی نہیں تو پھر تم کیوں اسکے پاس گئی۔۔۔

کیونکہ اسکے پاس سٹیٹس ہے پیسہ ہے۔۔۔۔

رامین کی بات پر وہ شاکڈ رہ گیا۔۔۔

رامین مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔

اظہر نے افسوس سے کہا۔۔۔

میری آرمی ٹریننگ بس کمپلیٹ ہونے والی ہے پھر میری جاب کنفرم ہو جائے گی تم

صبر تو کرو۔اتنا یقین رکھو مجھ پر کے تمہیں اپنی محنت کا کھلاؤں گا۔۔۔۔

محنت محنت محنت مائے فٹ۔۔۔کتنا کما لو گے پانچ سال بھی لگے تو بھی رونی جتنا سٹیٹس

اس جتنے پیسے نہیں کما پاؤ گے۔

آئی ایم فیڈ اپ وِد دِس۔۔۔۔

میں تم سے محبت کرتا ہوں کیا میری محبت تمہارے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی۔۔۔۔

اسنے دکھی لہجے میں کہا اسکی آنکوں میں شکست صاف نظر آرہی تھی۔

محبت سے کسی کا پیٹ نہیں بھرتا باتیں کرنا اسان ہے عمل کرنا مشکل میں رونی کے ساتھ بہت خوش ہوں آئندہ پلیز میرے قریب بھی مت آنا۔۔۔

اسنے نخوت سے کہا۔۔۔

جبکہ اظہر اسکا لہجہ دیکھ کر رہ گیا کتنی سفاکیت سے وہ اسے پرایا کر گئی تھی اور اسکی محبت کو دو کوڑی کا کر کہ رکھ دیا تھا۔۔۔

جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ رہی وہ اچھا لڑکا نہیں مگر ابھی تمہاری آنکھوں پر دولت کی پٹی بندھی ہے جلد ہی یہ اتر جائے گی تب تم پچھتاؤ گی اور تب میں تمہارے پاس نہیں ہوں گا۔۔۔۔

اسنے زخمی لہجے میں کہا تو رامین کے دل کو کچھ ہوا آخر اسنے بھی تو پیار کیا تھا اس سے چار سال کا ساتھ تھا انکا یہ تو رونی بیچ میں آگیا اور وہ اسکے سٹیٹس سے مرعوب ہو گئی ورنہ اظہر اسکے لیے بہترین ہمسفر تھا۔۔۔۔

اظہر نے ایک آخری بار اسے اپنی نظروں میں بسایا اور چلا گیا کبھی نا واپس آنے کے

لیے۔۔۔

رامین خالی نظروں سے اس راستے کو دیکھنے لگی جہاں سے وہ گیا تھا۔

****

وہ چاروں اوباش دوست یونی کے گراؤنڈ میں بیٹھے اپنے پسندیدہ مشغلے مطلب لڑکیوں پر کمنٹ پاس کر رہے تھے جب سیال خان کی نظر یونی کے اندر داخل ہوتی ایشمل خان پر پڑی۔۔۔

خوبصورت کندھے تک آتے بھورے بال، ستم ڈھاتے سبز نین کٹورے اور اوپر قیامت جیسے شگرفی لب اسکی ہستی پل میں سیال خانزادہ کے ہواس معطل کر گئی تھی۔

اور سینے پر سلیقے سے پھیلا یا دوپٹہ جو اسے سب سے منفرد بناتا تھا سیال خان کی نظروں میں۔۔۔۔

وہ اسکا ایک ہی نظر میں جائزہ لیتے اٹھا۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ اسکے قریب سے گزرتی وہ ایک ہی جست میں اسکے اگے ایا۔۔۔

اسکی شکل دیکھتے ہی ایشمل کے منہ پر بارہ بج گئے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لو ہو گیا دن کا ستیاناس ایشمل یہ کس کی منحوس شکل دیکھ لی۔۔

اسکی بڑبڑاہٹ سیال نے سن لی تھی جس پر وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔

یہ لڑکی خود کو سمجھتی کیا تھی۔۔۔

وہ اسکی دوسری سائڈ سے گزرنے لگی تو وہ بیچ میں حائل ہوا۔

مسئلہ کیا ہے تمہیں۔۔۔اسنے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔۔۔

معافی۔۔۔یک لفظی جواب نے اسے الجھن میں ڈال دیا۔۔۔۔

لڑکی جو کل تم نے مجھ سے زبان درازی کی اسکی معافی مانگو میرے سے وہ بھی ابھی۔۔۔

اسکے حکمیہ لہجے پر ایشمل کی رنگت غصے سے سرخ پڑنے لگی۔۔۔

معافی مانگتی ہے میری جوتی ہو کیا تم ایک غنڈے جسے نا پہنے کا ڈھنگ ہے نا بات کرنے کا طریقہ۔۔۔۔

ایشمل کے تحقیر آمیز لہجے پر اسکی رنگیں تن گئیں۔۔۔کہاں سنی تھی اسنے کسی کی اتنی بکواس یہ لڑکی اسکے سر پر چڑھتی جا رہی تھی۔

ایشمل نے اور اسکے منہ لگنا بہتر نا سمجھا ویسے بھی لوگوں کا مجمہ لگنا شروع ہو چکا تھا وہ پلٹی اس سے پہلے کہ وہ چلتی اسکی گردن کو جھٹکا لگا۔

اسنے پلٹ کر دیکھا تو سیال شاہ نے اسکی کندھوں پر ڈالی گئی چادر کے پلو پر پاؤں رکھا ہوا تھا جسکے باعث اسکی گردن کو جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔

اور اب وہ تمسخر اڑاتی نظروں سے اسکا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔

اپنی چادر یوں اسکے پاؤں کے نیچے دیکھ ایشمل کا خون کھول اٹھا۔۔۔۔یک دم اسے زلت کا احساس ہوا۔۔۔اسنے آؤ دیکھا نا تاؤ ایک کرارا تھپڑ سیال شاہ کے منہ پر جھڑ دیا ۔۔۔۔

ارد گرد کھڑے سبھی لوگوں کے منہ کھل گئے کئی لڑکیوں کا ہاتھ منہ پر گیا۔۔۔۔

کریسٹینا کو جب خبر ہوئی تو وہ دوڑی چلی آئی اور آگے کے منظر نے اسے ڈرا دیا تھا وہ اگے بڑھ کر ایشمل کو کھینچ کر لے جانے لگی۔۔۔

کسی بھی لڑکی کی عزت پر پاؤں رکھنے سے پہلے یہ تھپڑ یاد کر لینا تاکہ آئندہ ایسی حرکت کرنے کی جرات نا ہو وہ اور لڑکیاں ہوں گی جو چپ چاپ تمہارے اگے دب جاتی ہوں

گی۔۔۔

مگر میں اسنے اپنے سینے پر دستک دیتے ہوئے کہا۔۔۔

ایشمل خانزادی ہوں اپنی عزت کی حفاظت کرنا مجھے اچھی طرح آتا ہے اگر آئندہ آس پاس بھی بھٹکے تو منہ توڑ دوں گی اسنے سرخ آنکھوں سے کہا۔۔۔

جبکہ سیال خان کو تو ابھی تک یہی یقین نہیں آیا تھا کہ ایک چھوٹی سے لڑکی اسکی عزت کو بھرے مجمے میں دو کوڑی کا کر گئی ہے۔۔۔

ہوش میں آتے ہی وہ اسکے پیچھے جانے کو لپکا مگر اسکے دوستوں نے اسے جھپٹ لیا۔۔۔

خانزادے یہ صحیح وقت نہیں۔۔۔بشیر نے اسے حوصلہ دیا وہ الگ بات تھی کہ وہ کسی کے قابو نہیں آرہا تھا۔۔۔

میں اسے نہیں چھوڑوں گا اسکی سزا اسے مل کر رہے گی بھرے مجمے میں مجھے بے عزت کیا نا تو دیکھنا اسکی عزت کیسے دو کوڑی کی کرتا۔۔۔۔اسنے پر اسرار لہجے میں کہا۔۔۔

کیا کرنے والا ہے تو۔۔۔۔یہ ویسی لڑکی نہیں ہے۔۔۔۔

میں جانتا ہوں تبھی تو اسے ایسی جگہ مات دوں گا جہاں اسنے سوچا بھی نا ہو گا۔۔۔۔

اب ہو گا کھیل شروع۔۔۔

تیار ہو جاؤ ایشمل خان منہ کے بل گرنے کے لیے۔۔۔اسنے سرد مسکراہٹ لیے کہا۔۔۔۔

اس واقعے کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا اور کریسٹینا کیفے میں بیٹھی ایشمل کا سر کھانے میں موجود تھی۔۔۔۔۔

میری جان ایشمل میری بات کو سمجھو یہ اتنا آسان نہیں تم نے اس لڑکے کو تھپڑ مارا ہے وہ بھی بھرے مجمے میں کون برداشت کرتا ہے آئندہ تم ایسا کچھ نہیں کرو گی وعدہ کرو مجھ سے۔۔۔۔۔

کریسٹنا نے اسے ہوش کے ناخن دیے۔۔۔جو اسکی باتوں پر کان نا دھر رہی تھی۔۔۔کیوں کیوں نا کہوں اسے کچھ اگر آئندہ اسنے ایسے کچھ کیا تو اس دفعہ تو تھپڑ مارا تھا اگلی دفعہ سرِ بازار جوتے سے خدمت کروں گی۔۔۔۔

کریسٹینا نے اپنا ماتھا پیٹا۔۔۔۔

ایشمل تمہیں زرا احساس ہے وہ کتنا خطرناک بندہ ہے لوگوں سے معلوم ہوا ہے جیل

سے بھی ہو کے آیا ہے اگر کل کلاں کو اسنے تمہیں کچھ کر دیا یا تمہاری بہن کو تو پھر تم کیا کرو گی ایک ہی تو بہن ہے تمہاری۔۔۔۔۔

اسکی بات دو منٹ کو ایشمل کو بھی ہولا گئی۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتی سیال خان اپنے گینگ کے ساتھ اسے اپنی طرف اتا نظر ایا۔۔۔۔

کریسٹینا نے اسکی آنکھوں کا مرکز دیکھا تو خوف سے کھڑی ہو گئی جبکہ ایشمل سیال کی آنکھوں میں گھورتی بیٹھی رہی۔۔۔

سیال خان کو اسکا یہ انداز بھایا تھا وہ ایک کرسی گھسیٹ کے اسکے سامنے بیٹھا جبکہ اسکے دوست کھڑے رہے۔۔۔۔

میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

اسنے بولنے کے لیے خود کو بڑی مشکل سے تیار کیا۔۔۔۔

وہ میں کہنا چاہتا ہوں کہ... I I am s s sorry

اسکے بے ربط الفاظوں نے جہاں اسکے دوستوں کے چودہ طبک روشن کیے وہیں ایشمل

اور کریسٹینا اسے آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگیں۔۔۔یہی حال انکے ارد گرد سٹوڈنٹس کا بھی تھا۔۔۔

اسنے ان سب کو یوں سٹل بیٹھا دیکھا تو ایشمل کے آگے چٹکی بجائی جس سے وہ ہوش میں آئی۔۔۔۔

کیا کہا تم نے؟؟؟ایشمل نے حیرت پر قابو پاتے کہا۔۔۔

یار سوری نا غلطی ہو گئی مجھ سے احساس ہو گیا ہے مجھے۔۔۔۔اسنے خفت زدہ چہرے سے سر کھجاتے کہا تو اس کے دوست غش کھا کر گرنے والے ہو گئے۔۔۔

او تیری یار یہ سورج کہاں سے نکلا آج۔۔۔بشیر احتشام کے کان میں پھسپھسایا۔۔۔

اور میں تمہاری بات پر یقین کیونکر کروں کیا پتا تم صرف اوپر اوپر سے ہی معافی مانگ رہے ہو اندر سے مجھ سے بدلہ لینے کا ارادہ رکھتے ہو۔۔۔۔

ایشمل نے ایک آئیبرو اچکاتے کہا۔۔۔۔

سیال دل ہی دل میں اسکی ذہانت کا قائل ہوا۔۔یہ لڑکی آسانی سے پٹنے والی نہیں تھی۔

تم ایک بار آزما کر تو دیکھو دوستی میں مجھ سے کھرا کسی کو نہیں پاؤ گی اسنے ایشمل کے

آگے دوستی کا ہاتھ بڑھاتے کہا۔۔۔

اسنے چہرے پر جہاں بھر کی معصومیت سجاتے کہا۔۔۔۔۔

ایشمل اسکا چہرہ دیکھ کے رہ گئی۔۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے میں نے تمہیں معاف کیا لیکن میں لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی یہ کہتے ہوئے وہ اٹھی اور کریسٹینا کو چلنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

سیال خان اپنا غصہ ضبط کر کے رہ گیا یہ لڑکی اسے تگنی کا ناچ نچانے والی تھی یہ وہ جان گیا تھا۔۔۔۔

مگر اسنے بھی ارادہ کر لیا تھا اور ویسے بھی جو ارادہ وہ کر لیتا اس سے پیچھے ہٹنا تو اسنے بھی کبھی نہیں سیکھا تھا افٹر آل وہ سیال خانزادہ تھا۔ضد تو اسکے خون میں شامل تھی۔۔۔

اس سے پہلے کے ایشمل جاتی وہ راہ میں حائل ہوا۔۔۔۔

تو کیا میں دوستی پکی سمجھوں اسنے آنکھیں پٹپٹاتے کہا۔۔۔۔

ایشمل نے اسکے ایسا کرنے پر ایک بیٹ مس کی ایک سحر تھا اسکی اوشن بلیو آئیز میں۔۔۔

ایشمل نے سر جھٹکا اور آگے بڑھی۔۔۔

سیال خانزادہ اپنی کامیابی کے پہلے قدم پر مسکرایا۔۔۔۔

اب تو جہاں ایشمل جاتی وہیں سیال خانزادہ بھی پایا جاتا اسنے ایشمل کو زچ کر کے رکھ دیا تھا اب تو وہ لوگ یونی کی نظروں میں بھی آنے لگے تھے۔

آخر کار ایشمل نے اسکی دوستی قبول کر ہی لی تھی کیونکہ اب وہ کوئی ڈرامہ نہیں چاہتی تھی ویسے بھی سیال نے ایشمل پر اچھے انسان ہونے کا بھرم حاصل کر ہی لیا تھا۔۔۔

اب آگے کالاحِ عمل سوچ کر سیال کی آنکھوں میں شیطانیت بھری چمک ابھری۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

رونی نے رامین کو اپنی محبت کے جال میں پھانس ہی لیا تھا۔آج بھی وہ اسکے لیے گفٹ لایا تھا۔۔۔

یہ کیا ہے رامین نے پوچھا۔۔۔۔

یہ میری بیوٹیفل سی سویٹ ہارٹ کے لیے گفٹ ہے جلدی سے کھولو اور بتاؤ کیسا لگا۔۔

اسکے اتنے پیار پر رامین بہت خوش ہوئی۔۔۔

اسنے جلدی سے تحفہ لیا اور کھولا تو چمچماتا ہوا iphone 12 دیکھ کر اسے کچھ لمحے

یقین نا آیا۔۔۔

کیسا لگا رونی نے اسکے چہرے پر چمک دیکھ کر شیطانی مسکراہٹ لیے پوچھا۔۔۔۔

رونی یہ یہ تو بہت مہنگا ہے میں نہیں لے سکتی یہ۔۔۔

رامین نے اتنا مہنگا تحفہ لینا مناسب نا سمجھا۔۔۔۔۔

یار اس طرح کر کے تم میری محبت کو تکلیف پہنچا رہی ہو یہ میں نے کتنی خوشی سے لیا ہے تمہارے لیے۔۔۔۔

رونی نے مصنوعی خفگی سے کہا تو رامین کو مانتے ہی بنی۔۔۔

رامین iphone کا نیا ماڈل پا کر بہت خوش تھی مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ یہ عارضی خوشی اسکی دائمی خوشی کو چھین لے گی۔۔۔۔

****

یار ایسے تو نہیں کرو نادری میں اکیلے گھر کیسے آؤں گی۔۔۔ایشمل نے فون پر جھنجلاتے ہوئے دراب کو کہا جو اسے فون پر اپنی بائیک خراب ہونے کے بارے میں بتا رہا تھا جسکی وجہ سے ایشمل سخت جھنجلاہٹ کا شکار تھی۔

کوئی اور بھی تھا جسنے اسکی باتیں سنی تھیں اور اسے موقع مل چکا تھا۔

اسے اکیلے جانا سخت زہر لگتا تھا اور آج تو سڑ ایک بھی تھی کوئی ٹیکسی بھی مشکل سے ہی ملتی وہ یونی سے تھوڑا ہی آگے گئی تھی سبھی رستے سنسان پڑے تھے۔۔۔

دل ہی دل میں اسنے شدت سے ٹیکسی کے آنے کی دعا کی۔۔۔

او چھمک چھلو کہاں چلی۔۔۔۔

اپنے قریب سے آتی آواز پر وہ ڈر کر اچھلی۔۔۔

پیچھے دیکھا تو ایک نہیں بلکہ چار چار اوباش غنڈوں نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔۔

اسکی جان ہوا ہونے لگی یہاں تو کوئی تھا بھی نہیں جس سے وہ مدد مانگتی۔۔

ڈر کے مارے اسکی آنکھوں میں آنسو آچکے تھے۔۔۔"ارے روتی کیوں ہو باربی ڈال زرا نزدیک تو آؤ۔۔"

ان میں سے ایک لڑکے نے خباست سے کہا جبکہ باقی سب بھی اسے ہوس بھری نظروں سے ہنستے ہوئے دیکھ رہے تھے۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ بھاگتی ان میں سے ایک نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے سنسان گوشے میں گھسیٹنے لگا۔۔۔

نہیں نہیں خدا کے لیے چھوڑو مجھے رحم کرو مجھ پر۔۔۔ایشمل کو لگا آج اسکی جان نکل جائے گی۔۔۔

اسنے شدت سے اللہ کو یاد کیا۔۔۔۔

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

اس لڑکے نے جیسے ہی اسکا دوپٹہ کھینچا۔۔۔۔ایشمل نے آنکھیں میچ کر شدت سے

اپنے مرنے کی دعا کی۔۔۔

آآآآآہھہ۔۔۔۔

ایک کراہ کی آواز پر اسنے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں تو آگے کا منظر بدل چکا تھا۔۔۔

"تم" حیرت سے فقت اسکی منہ سے یہی نکلا۔۔۔

****

اس نے کم از کم سیال خانزادہ کے یہاں ہونے کی امید نہیں کی تھی جو بری طرح ان غنڈوں کو پیٹ رہا تھا۔ایشمل نے اپنی عزت بچ جانے پر دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا اور سیال کو دیکھا جوان چاروں پر بھاری پڑ رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہ انکی اچھی خاصی درگت بنا چکا تھا اب وہ چاروں گھٹنوں پر بیٹھے معافی طلب کر رہے تھے سیال کو رکتے نا دیکھ ایشمل نے ہی آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھام کر اسے روکا۔۔۔۔

خانزادہ رک جاؤ پلیز انہیں جانے دو ایشمل نے انکی ابتر حالت دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

سیال اپنی پہلی فتح پر مسکرایا اور پھر چہرے پر سنجیدگی طاری کرتا ایشمل کی طرف پلٹا۔۔۔

تم کہتی ہو تو چھوڑ دیتا ہوں ورنہ انکو میں۔۔۔۔

اسنے غصے سے پھر انکی طرف بڑھنا چاہا تو ایشمل نے اسے ایسا کرنے سے روکا وہ چاروں بھی اپنی جان بچا کر بھاگے۔۔۔

تم یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو۔۔۔اسنے مصنوعی حیرانگی سے پوچھا جبکہ وہ یونی میں ہی اسکی باتیں سن چکا تھا۔۔۔۔

وہ دری کی بایک خراب ہو گئی تو مجھے خود جانا پڑا۔۔۔

دری کون ہے اسنے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔۔۔

اوسوری وہ میرا کزن ہے دراب میں اسے دری ہی بلاتی ہوں۔۔۔۔

جو بھی تھا سیال کو اس دری سے رقابت محسوس ہوئی تھی۔اسے اس ان دیکھے شخص کا زکر بھایا نہیں تھا۔

آؤ میں تمہیں ڈراپ کر دوں۔۔۔۔

ایشمل نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

کیونکہ اب وہ اکیلی جا کر کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔۔۔ تبھی آرام سے اسکے ساتھ

جانے پر راضی ہو گئی۔۔ لیکن یہ بات تو طے تھی اب ایشمل کا دل اسکا نہیں رہا تھا بلکہ سیال خانزادہ کا ہو گیا تھا جسکا ایشمل کو بھی اندازہ نا ہوا۔۔۔

تھینکس۔۔۔

کس لیے اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔

میری مدد کرنے کے لیے ایشمل نے تشکر بھری نظروں سے اسے دیکھتے کہا۔۔۔

نو نیڈ اف تھینکس اینی تھنگ فار یو۔۔۔۔

اسکے والہانا انداز میں کہنے پر ایشمل سٹپٹا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔اور سیال وہ تو سر شار تھا کیونکہ بازی اب اسکے ہاتھ میں آنے والی تھی۔۔

وہ غنڈے بھی سیال کے ہی بھیجے ہوئے تھے اور ویسے بھی سیال ایشمل کی نظروں میں اپنے لیے وہ مقام دیکھ چکا تھا جو اسے چاہیئے تھا اب تو بس پلین پر عمل کرنا باقی تھا۔

****

رامین آج بہت خوش تھی کیونکہ آج رونی نے اسے اپنے گھر بلایا تھا کیونکہ وہ وہاں اسے سرپرائز دینے والا تھا اسکی باتوں سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اسے پرپوز کرنے والا ہے۔ وہ

آج خوب دل لگا کر تیار ہوئی تھی آج اسکی بڑی بہن نے بھی یونی نہیں جانا تھا تو وہ آسانی سے رونی کے گھر جاسکتی تھی اندر سے وہ ڈر بھی رہی تھی کہ کسی کو پتا نا چل جائے۔ مگر رونی نے اسکی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفقود کر دی تھی وہ خوشی میں یہ بھل بیٹھی تھی کوئی نہیں تو اللہ تو ہے نا جو اسے دیکھ رہا ہے جس سے کچھ پوشیدہ نہیں مگر خوشی نے اسے یہ دیکھنے کہاں دیا تھا اور یہی اسکی سب سے بڑی بھول تھی۔۔۔

****

ایشمل رات بھر کروٹوں پر کروٹیں بدلتی رہی مگر اسے نیند نا آئی سیال کا خیال اسکے دل ودماغ سے جا ہی نہیں رہا تھا لاکھ کوششوں کو باوجود وہ اسی کو سوچے جا رہی تھی اور حیرت کی بات تو یہ تھی کہ اسے یہ سب اچھا لگ رہا تھا۔۔۔ وہ یک ٹک چھت کو دیکھ رہی تھی تبھی اچانک اسکا فون بجا۔۔۔

مولانی کالنگ دیکھتے ہی وہ کھل اٹھی۔۔۔

تمہیں کیسے پتا میں تمہیں یاد کر رہی ہوں۔۔ ایشمل نے چہک کر پوچھا۔۔۔

اسلام وعلیکم۔۔۔۔ دوسری طرف سے سلام کیا گیا تو اسنے فوراً شرمندہ ہوتے ہوئے

سلام کا جواب دیا۔۔۔

آپ پھر سلام بھول گئیں دوسری طرف سے شیریں آواز میں پوچھا گیا۔۔۔

سوری یار آئندہ خیال رکھوں گی تمہیں تو پتا ہے نا جب میں ایکسائیٹڈ ہوتی ہوں تو سب بھول جاتی ہوں۔۔۔

ایسی کونسی بات ہے جسکا مجھے نہیں پتا دوسری طرف سے اشتیاق سے پوچھا گیا۔۔۔

جسکے جواب میں ایشمل نے الف تا ی ساری کہانی اسکے گوش گزار کر دی۔۔۔

دوسری طرف خاموشی چھائی رہی۔۔۔

ہیلو تم سن رہی ہو مجھے۔۔۔

ایشمل نے فون کو دیکھتے ہوئے پوچھا جہاں کال جاری تھی مگر بولنے والی خاموش تھی۔۔۔

آپی مجھے نہیں لگتا یہ سب ٹھیک ہے جیسا سب اپنے بتایا اسکے بعد یہ سب۔۔۔

اس لڑکی نے کشمکش میں کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا مطلب۔۔۔۔

آپی آپ جانتی ہیں یہ سب ٹھیک نہیں آپ یہ کس راہ پر چل نکلی ہیں۔۔۔

دوسری طرف سے اسے پیار سے سمجھانے کی کوشش کی گئی۔۔

میں جانتی ہوں تم ہمیشہ میرا بھلا سوچتی ہو مگر میں کیا کروں یار میرا دل میرا رہا ہی کہاں ہے اب تو اس دل میں بس وہ ہی وہ ہے۔۔۔۔

میری حالت سمجھ سے باہر یہ یہ دل اسی کو سامنے دیکھنا چاہتا ہے اسی کو سننا چاہتا ہے۔۔۔اور سب سے بڑھ کر وہ میری عزت کا رکھوالا ہے اور اس سے بڑھ کر دلیل کیا ہو گی۔۔۔

دیکھ کے آپی ہر دکھنے والا منظر سچائی پر مبنی نہیں ہوتا کبھی ہم سراب کو بھی سچ سمجھ بیٹھتے ہیں اور جب ہمیں پتا چلتا ہے تب تک بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔۔۔

آج تو اسکی بہنوں جیسی کزن کی باتیں بھی اسکے دل پر اثر نہیں کر پائیں تھیں کیونکہ وہ ایک کٹھن راہ پر چل نکلی تھی اور وہ تھی عشق کی دوسری راہ محبت کیونکہ پہلی راہ عزت تو پہلے ہی سیال اسے دے چکا تھا۔۔۔

عورت تین مردوں کو کبھی نہیں بھولتی۔اپنی پہلی محبت،اس سے سچی محبت کرنے والے کو اور سب سے بڑھ کر اسکو عزت دینے والے کو۔

اسنے اور کچھ کہے بغیر کال کاٹ دی تھی۔

اب صرف وہ تھی اور سیال کی یادیں۔۔۔

****

رامین رونی کے گھر پہنچ چکی تھی اسنے گیٹ کے پار اس عظیم عمارت کو دیکھا تو اپنے مستقبل پر سرشار ہوئی وہ اندھر بڑھنے لگی تو گیٹ پر بیٹھے چوکیدار نے اسے افسوس سے دیکھا انکی آنکھوں میں عجیب سا تاثر دیکھ کر رامین کو گھبراہٹ ہوئی کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں رونی کا کمرہ کونسا ہے اسنے ارام سے اسے راستہ سمجھا دیا۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ جاتی چوکیدار بول پڑا۔۔۔

اچھے گھر کی لگتی ہو۔پھر یہاں کیسے آنا ہوا۔۔۔

مطلب۔۔۔اسنے تھک لگتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔۔بہتر ہوگا کمرے میں جانے سے پہلے کچھ دیر باہر رک جانا۔۔شاید کچھ بھلا ہو جائے تمہارا اسکی بات رامین کے سر پر

Email: Neramag@gmail.com

سے گزر گئی۔

اسکے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمکنے لگیں۔۔۔

وہ فٹافٹ گھر میں داخل ہوئی اور اپنے مطلوبہ رستے پر چلنے لگی کچھ ہی دیر میں وہ اس کمرے کے باہر پہنچ چکی تھی۔۔۔

اسنے اپنا سانس بحال کیا اور چہرے پر ہاتھ پھیر کر اپنا چہرہ تھپتھپا کر صحیح کرنے لگی۔

اس سے پہلے کے وہ اندر داخل ہوتی اسے مردانہ قہقہوں کی آواز نے اسکا ہاتھ ہوا میں ہی معلق کر دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار آخر تو نے پھسا ہی لیا اس رامین عرف حسینہ کو۔۔۔ایک انجان لڑکے کے منہ سے اپنا نام سن کر اسکے رونگھٹے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا یار یہ لڑکیاں بس پیسوں کی ہوتی ہیں پیسا پھینکو اور یہ اپکی مٹھی میں۔۔۔۔رونی کی کراہیت آمیز بات پر اسکا ہوا میں معلق ہاتھ بے جان ہو کر نیچے گرا۔۔۔۔

آئی نہیں تیری رانی ابھی۔۔۔۔یہ کسی تیسرے لڑکے کی آواز تھی۔۔۔

آجائے گی آجائے گی آ کے آخر جائے گی کہاں آکر آخر ہماری رات ہی تو رنگین کرنی

ہے رونی نے قہقہ لگاتے کہا تو سارے ہنس پڑے۔۔۔رامین کی ٹانگیں بے جان ہونے لگیں۔۔۔

یار ہماری باری کب آئے گی۔۔۔ایک لڑکے کی خباثت بھری آواز گونجی۔۔۔

یار پہلے مجھے اوپننگ سریمنی تو کر لینے دے تجھے تو پتا ہے تیرے بھائی کو ان چھوئی کلیوں کا افتتاح کرنے میں کتنا مزا آتا۔۔۔اس لیے پہلا راؤنڈ میرا اور پھر تم لوگوں کی باری آخر آج رات اسے جانے تھوڑی دینا ہے اتنے پیسے لگائے ہیں صود سمیت واپس بھی تو لینے ہیں۔۔۔

اسکی اتنی بے باک اور کراہیت آمیز باتوں پر رامین کو گھن محسوس ہوئی اسکا دل کیا زمین میں دفن ہو جائے۔اسے اب اس چوکیدار کی نظروں کا مفہوم سمجھ آیا تھا۔۔۔

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے باہر بھاگی یہاں اور رک کر وہ اپنی موت کو دعوت نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔

باہر ہی اسے بند گیٹ پر چوکیدار مل گیا۔۔۔۔

پلیز پلز دروازہ کھولیں مجھے جانا ہے رونے کے باعث اسکے منہ سے الفاظ بھی ٹھیک

نہیں نکل پارہے تھے۔

چوکیدار سمجھ گیا کہ وہ ان درندوں سے بچ چکی ہے اسنے فوراً گیٹ کھولا اور اسے جانے دیا مگر یہ کہنا نا بھولا۔۔۔۔

بیٹا آئندہ کبھی اپنے ماں باپ کو دھوکا نا دینا ورنہ یہ دنیا رول کر رکھ دے گی پیسوں کے لیے کبھی اپنی آخرت مت خراب کرنا اپنی دائمی محبت کے ساتھ زندگی گزارنا سیکھو۔۔۔

اسکے الفاظوں نے رامین کو اندر تک جھنجوڑ دیا تھا۔۔۔وہ اثبات میں سر ہلا کر انکا شکریہ ادا کر کے بھاگی جہاں تک ہو سکتا تھا۔۔۔

زندگی میں آگاہی کے در ایک بار ضرور وا ہوتے ہیں اور یہ وہی آگاہی کا لمحہ تھا جسے رامین نے اپنے ذہن سے باندھ لیا تھا۔۔۔۔

ابھی تو پچھتاوں کا دور شروع ہونا تھا کہ اسنے کیا کھویا تھا۔۔۔۔۔

****

دن گزرتے چلے گئے اور ایشمل اور سیال کی محبت پروان چڑھتی گئی۔دونوں اب زیادہ

ترساتھ ہی پائے جاتے۔ایشمل بھی جب سیال ارد گرد ہوتا تو پرندے کی طرح چہچہاتی رہتی مگر اسکی دوری پر مرجھائی مرجھائی پھرتی۔

ایشمل نے آج بھی سیال سے اپنی بے لوث محبت کا اظہار نہیں کیا تھا لیکن ہر گزرتے دن کے ساتھ اسکا سیال کے بغیر جینا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔

دوسری طرف سیال اپنی کامیابی پر سرشار تھا لیکن اکثر وہ ایشمل کی باتوں اور اسکی محبت میں کھو سا جاتا لیکن اپنے مقصد کو یاد کرتا دوبارہ پتھر بن جاتا۔

سیال کو نہیں معلوم تھا جس بدلے کے آڑ میں اس سے نزدیکیاں بڑھا رہا تھا وہی محبت اسے کہیں کا نہیں چھوڑے گی۔

****

کریسٹینا نے قرآن پاک کا مکمل ترجمہ پڑھ لیا تھا اب وہ اپنے دل کو ہر بوجھ سے آزاد محسوس کر رہی تھی اس نے سوچ لیا تھا وہ اسلام قبول کرلے گی

آج وہ دل کے ڈر کو پیچھے چھوڑے اسلام قبول کرنے جامعہ میں موجود تھی۔جب وہاں کی بزرگ استاد نے اسے کلمہ پڑھایا تو اسکا چہرہ زار و قطار رونے کی وجہ سے بھیگ گیا

۔اب وہ اپنے اندر ایک پاک روح محسوس کر سکتی تھی۔

اسکا نام نور العین رکھا گیا تھا آنکھوں کا نور وہ جانتی تھی ایشمل کو یہ نام بے حد پسند ہے اسلیے یہ نام منتخب کیا تھا۔۔۔۔۔

****

سیال اور ایشمل یونی کے گراؤنڈ میں بیٹھے اپنا اپنا فون یوز کر رہے تھے انکی عادت بن چکی تھی جب بھی وہ فارغ ہوتے اپنا وقت ایک دوسرے کے ساتھ گزارتے۔

کتنی بے رحمی سے قتل کیا گیا ہے اسے پتا نہیں کون ہے یہ Slayer کیا اسکے سینے میں دل نہیں۔۔۔

ایشمل رحمت کے قتل کی

بریکنگ نیوز پڑھ کر افسوس سے بولنے لگی۔

اسکی بات پر چند لمحوں کے لیے سیال کی آنکھوں میں سرد تاثر چھا گیا مگر ایشمل کے دیکھنے پر اسنے آنکھوں پر نرمی طاری کر لی۔۔

ہو سکتا ہے اسکے سینے میں پتھر ہو۔ کیا پتا وہ لوگوں کو قتل کر کے سکون محسوس کرتا

ہو۔۔۔جب سیال بولا تو لہجہ پر اسرار سا تھا۔۔۔

ایشمل نے خوف سے جھر جھری لی۔

لیکن پھر بھی ایسا cold blooded killer میں نے کہیں نہیں دیکھا جو دوسروں کو اپنوں سے اس بے رحمی سے دور کرے۔

ایشمل نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ہو سکتا ہے اسکے اپنوں کو اتنی بے رحمی سے اس سے دور کیا گیا ہو کہ وہ دوسروں کو اپنوں سے جدا کر کے انکی محبت کو ختم کر کے سکون محسوس کرتا ہو۔

کیا پتا اسکو کوئی محبت نا ملی ہو تبھی وہ انکی محبت کو ان سے جدا کرتا ہو۔۔۔۔

اسکی ایسی باتیں سن کر ایشمل اسکا منہ تکنے لگی اور پھر ہنسنے لگی۔۔۔۔

سیال نے اسکو گھور کر دیکھا۔۔۔

میں نے ایسا بھی کیا کہ دیا جو تم یوں دانت نکال رہی ہو۔سیال کو اسکا ہنسنا سمجھ نا آیا۔۔۔

سیال سیریسلی تم ایسا سوچتے ہو یو نو وٹ اگر میری مولانی یہاں ہوتی تو کیا کہتی۔۔۔

سیال نے ایک آئیبر واچکائی۔

"دل کی نرمی اور رحم دلی رب کا ایک انعام ہے جسے یہ مل جائے اسے رب کی رحمت مل جاتی ہے" یہ کہتی وہ۔۔۔

سیال تم نے کیسے سوچ لیا جو شخص دوسروں سے اسکی محبت چھینتا ہے۔

وہ خود کیسے محبت کی چاہ کر سکتا ہے دوسروں کو انکے اپنوں سے دور کر کے وہ خود بھی کبھی محبت نہیں پاتا۔

اسکی باتوں نے سیال کے اندر ہلچل مچادی تھی یہ کیا کہ گئی تھی یہ لڑکی۔۔۔

کیا واقعی ایسا تھا۔۔۔۔

یہ تمہاری مولانی نے تمسے کہا ہے۔۔۔

سیال نے پوچھا تو اسنے زور و شور سے سر ہلا یا۔

یہ ہے کون اور اسکا نام۔۔۔۔ مولانی ہے۔۔

نہیں نہیں اسے مولانی صرف میں بلا سکتی ہوں اور اسکا نام مولانی نہیں بلکہ ای۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ بات مکمل کرتی اسکا فون بجنے لگا جس پر مولانی کالنگ جگمگا رہا

تھا۔۔۔

مولانی تمہاری تو بڑی لمبی عمر ہے ابھی تمہارے بارے میں ہی بات ہو رہی تھی۔۔۔ایشمل نے سلام جھاڑتے ہی اپنی باتیں شروع کردیں تھیں جبکہ سیال اسکی ملانی کی باتیں سوچ رہا تھا آیا کہ وہ سچ ہیں یا نہیں۔۔۔اسکی پر سوچ نظریں ایشمل پر تھیں۔۔

****

ایک ہفتہ گزر چکا تھا امین یوں ہی گھر بیٹھی تھی۔اظہر کا دیا آئی فون بھی اسنے بند کر کے الماری میں رکھ چھوڑا تھا۔یونی جانے کی تو اس میں ہمت ہی نہیں بچی تھی۔وہ اپنی ہی نظروں میں گر گئی تھی۔گھنٹوں ایک ہی جگہ پر بیٹھی روتی رہتی۔ایک ہفتے سے وہ بخار میں مبتلا تھی۔

گھر میں بھی سب اسکے لیے پریشان تھے۔مگر وہ صرف اور صرف اظہر کو سوچے جا رہی تھی۔

رہ رہ کر اسے اپنی آخری ملاقات یاد آرہی تھی کتنا کہا تھا اظہر نے کہ رونی غلط بندہ ہے

مگر وہ نامانی۔

اسکی آخری تڑپ بھری نظریں اسکے دل میں گڑہ گئیں تھیں جو اسکو اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھیں۔۔۔

کہاں ہو اظہر لوٹ آؤ دیکھو تمہاری رامین کو تمہاری ضرورت ہے۔کوئی نہیں ہے یہاں ۔کہاں چلے گئے مجھے تنہا کر کے ایک بار لوٹ آؤ میں معافی مانگ لوں گی تم سے اور پھر کبھی تمہیں خود سے دور نہیں جانے دوں گی۔۔۔۔

لوٹ آو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھک کر رامین نے آنکھیں موندھ لیں۔

****

نور العین نے بھی جب سے اسلام قبول کیا تھا تب سے گھر ہی تھی۔گھر میں آج اسکا اسکے کزن سے رشتہ پکا کر دیا گیا تھا۔وہ سوچ سوچ کر پریشان تھی آخر کہاں جائے۔ کیونکہ جب سے اسنے اسلام قبول کیا تھا وہ یہ جان گئی تھی کہ اسے کسی مسلمان سے ہی شادی کرنی ہے نا کہ کسی غیر مزہب کے لڑکے سے۔

آج جب اسکے گھر والوں نے اسکی رضامندی پوچھی تو اسنے صاف انکار کر دیا۔اس پر دباؤ ڈالا جارہا تھا جسکی وجہ سے وہ نا چاہتے ہوئے بھی بتا گئی کہ وہ اسلام قبول کر چکی ہے۔

جسے سنتے ہی اسکے گھر والوں پر قیامت ٹوٹ پڑی اور اسکے والد نے تیش میں آکر اسے دھنک کر رکھ دیا اور کمرے میں بند کر ڈالا۔

وہ زخموں سے چور بند کمرے میں اللہ سے مدد مانگ رہی تھی وہ جانتی تھی کوئی نا سہی مگر اللہ ضرور اسکی مدد کے در وا کر دے گا۔۔۔

رات کو اسکی شادی تھی۔اسنے سوچ لیا تھا اگر وہ کچھ نا کر سکی تو اپنی جان دے دے گی مگر پھر یاد آیا کہ خودکشی حرام ہے تو نم آنکھوں سے دوبارہ اللہ کے نام کا ورد کرنے لگی۔

رات کے ۱۰ بج چکے تھے اسکے موت کے فرشتے کبھی بھی آسکتے تھے۔وہ ابھی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی جب اچانک دروازہ کھلا۔اسکے قدموں سے جان نکل گئی۔تو وقت آن پہنچا تھا۔

****

دروازے میں ماں کو کھڑا دیکھ اسکار کا دل پھر سے دھڑکنا شروع ہوا۔اسکی ماں جلدی

سے اسکے قریب آئی اور اسے کس کر گلے لگایا آخر جو بھی تھا تھی تو وہ اسکی بیٹی ہی نا۔

اٹھو جلدی کرو وقت کم ہے۔۔۔ماں کی بات پر اس نے حیرت سے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

اسکی ماں اسے کھڑکی کے قریب لے آئی کھڑکی کو زرا سا دھکا دیا تو وہ کھل گئی۔۔۔

جاؤ یہاں سے اور پھر واپس مت آنا میں اپنی بیٹی کو جیتے جی مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔

اسنے کچھ کہے بغیر شاید آخری بار اپنی ماں کو گلے لگایا اور کھڑکی کے پردوں سے لٹکتے ہوئے باہر گیراج میں گری۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مشکل سے ہی صحی مگر وہ چوکیدار کو چکما دے کر بھاگنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔ مگر اسکی بد قسمتی کہیں یا کچھ اور گارڈ نے اسے بھاگتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔اور وہ الٹے پاؤں اپنے صاحب کو بتانے بھاگا۔۔۔

نالائیق یہ بات تم مجھے اب بتا رہے ہو کھڑے کھڑے منہ کیا دیکھ رہے ہو دفعہ ہو اور پکڑو اسے اور اپنے ساتھیوں کو بھی لے جاؤ۔

زندہ یا مردہ مجھے وہ چاہیئے بھاگنے نا پائے میں اب اپنی عزت پر کوئی سمجھوتا نہیں کروں

گا۔۔۔

اسکے باپ نے سفاکی کی تمام حدیں پار کرتے کہے جبکہ اسکی ماں آنے والے وقت کا سوچ کر لرز اٹھی۔

****

ایشمل خانزادہ آج اپنی بیچ میٹ کی شادی پر آئی تھی۔ہلکے نیلے رنگ کا کام والا شارٹ فراک اور کیپری پہنے۔دوپٹے سلیکے سے سینے پر سجائے وہ تمام محفل میں سب سے منفرد لگ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایشمل کو کافی دیر سے اپنے چہرے پر پر تپش نظریں محسوس ہو رہی تھیں مگر اسے کوئی نظر نا آیا۔جو نہی اسکی نگاہیں سامنے سٹیج پر گئیں تو حیرت کے مارے منہ کھل گیا۔

کیونکہ سیال صاحب کالی شلوار کمیز میں شہزادوں کی سی آن بان لیے سٹیج پر دلہے کے ساتھ براجمان تھے جبکہ گہری نگاہیں ایشمل پر ٹکار کھی تھیں۔

ایشمل کے منہ کھولے دیکھنے پر سیال کو ہنسی تو بہت آئی مگر ضبط کر گیا۔اس نے سب سے بچ کر ایشمل کو آنکھ ماری تو وہ ہوش میں آئی ساتھ ہی اسکے چودہ طبق روشن ہو گئے

تھے۔

کتنے دھڑلے سے اس ٹھرکی نے اسے آنکھ ماری تھی اسکا چہرہ لہو چھلکانے لگا۔۔۔

اسنے نظروں نظروں میں ہی ایشمل کو اشارے کیے جسکے جواب میں وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

سیال نے آنکھیں دکھائیں تو ایشمل نے زبان دکھادی۔اسکی شوخ حرکت پر سیال مسکرا اٹھا اور سٹیج سے اٹھ کر اسکی طرف قدم بڑھائے۔۔

وہ اسکو اپنی طرف اتا دیکھ جھٹ دوسری طرف بھیڑ میں گم ہو گئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایشمل نے ایک پلر کے پیچھے سے جھانک کر سیال کو دیکھا جو ابھی کچھ دیر پہلے سامنے ہی تھا مگر اب اسکا وہاں نام و نشان نہیں تھا۔۔۔

کہاں گیا یہ۔۔۔ایشمل نے ادھر ادھر نگاہیں دوڑاتے کہا۔

اہمم۔۔۔کسی نے اسکے کان کے قریب گلا کھنکارا تو تو وہ ہڑبڑا کر پیچھے مڑی جہاں وہ اپنی تمام تر وجاہت سمیت اسکے ہوش اڑا رہا تھا۔

جی تو ایشمل میڈم اپنے مجھے ملنے سے انکار کیا۔اسکے تیور دیکھ ایشمل نے تھوک نگلا۔۔۔

وہ وہ وہ۔۔۔

کیا وہ وہ اسکے گھگیانے پر سیال نے لطف اندوز ہوتے پوچھا۔۔۔

ویسے آج تو دل پر چھریاں چلا رہی ہو جلد ہی رخصتی کرانی پڑے گی۔

سیال نے اسے والہانہ نظروں سے دیکھتے کہا۔۔

اسکی بات پر ایشمل چھپنے کے لیے جگہ ڈھونڈنے لگی کتنا بے باک تھا وہ۔۔۔

آنٹی آپ اسنے حیرت سے آنکھیں بڑی کرتے سیال کے پیچھے دیکھتے کہا۔۔۔

سیال جھٹ پیچھے مڑا۔۔۔

مگر پیچھے نا تو آنٹی نا آنٹی کا نام و نشان تھا۔اسنے مڑ کر ایشمل کو گھورنا چاہا تو وہ دور کھڑی

اسے زبان چڑا رہی تھی۔

اسنے ہنس کر سر جھٹکا۔اس سے پہلے کے وہ جاتا ایشمل نے اسے پکارا۔۔۔

سیال۔۔۔

اسکی میٹھی پکار پر سیال کا دل تھما تھا دھڑکن تیز ہوئی تھی۔دل اس پکار پر ہمیشہ تڑپنے

کے لیے تیار تھا۔

اسنے دھیرے سے پلٹ کر دیکھا۔تو وہ آنکھوں میں محبت کے جگنو لیے اسے دیکھ رہی تھی۔

سیال کے دیکھنے پر ایشمل نے دونوں ہاتھوں کو سر سے لگا کر پیار سے اسکی بلائیں لی۔

ایشمل کو جب سیال پر پیار آتا وہ ایسے ہی کرتی۔

اور سیال وہ تو اسکی اس ادا پر ہر بار کی طرح دل و جان سے فدا ہوا تھا اسکا دل کیا لوگوں کو بھاڑ میں بھیج کر اسے اپنے سینے میں بھینچ لے۔وہ مانتا یا نا مگر اسکا دل پوری طرح ایشمل کا گرویدہ ہو چکا تھا۔

وہ سینے پر ہاتھ رکھے ادھا پیچھے کو گرا جیسے اسکی اس ادا پر بے ہوش ہونے والا ہو جس پر ایشمل کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

دل نے بے اختیار اسکے کھلکھلانے کی دعا کی تھی۔

مگر دماغ اسنے اسے ہوش میں لا پٹخا تھا۔جو بھی تھا وہ اپنا مقصد بھولا نہیں تھا۔لیکن کیا اسکی انا اسکی محبت کو جلا دے گی اسنے اسکے بارے میں سوچا نا تھا۔۔۔۔

وہ تیز قدموں سے باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔

ویسے بھی اسے کسی کو ٹھکانے لگانا تھا۔

****

اظہر کا امتحان اچھے نمبروں سے پاس ہو چکا تھا اور اب وہ ایک کابل پولیس آفسر بن چکا تھا۔ آج وہ اپنے کانسٹیبل کے ساتھ بازار میں راونڈ پر نکلا تھا۔

جب اسے کچھ لڑکے ایک لڑکی کو گھیرے نظر آئے۔ سامنے منظر دیکھتے ہی اسکے ماتھے پر ان گنت بل پڑے وہ جیپ سے اتر کر انکے پاس گیا جہاں وہ لڑکے ہاتھ میں لڑکی کی میڈیسن لیے اسے ایک دوسرے کی طرف اچھال رہے تھے جبکہ لڑکی اپنی میڈیسن کے لیے فریاد کر رہی تھی۔

اظہر نے ایک پل کو لڑکی کی طرف دیکھا ایک سرسری نگاہ کب گہری نظروں میں بدلی پتا ہی نا چلا۔۔۔

بڑی بڑی نیم باز آنکھیں کاجل سی لبریز ہونٹوں پر نقاب کا پہرہ آنکھوں میں شبنم کی مانند موتی چمک رہے تھے۔

اسکی سیاہ گھور آنکھیں اظہر کا دل دھڑکا گئیں تھیں۔ مگر اسنے اپنے دل کو ڈپٹا جہاں صرف رامین بستی تھی۔

مگر اس پردہ پوش لڑکی کو دیکھے اظہر کے دل میں یہ خیال ضرور جاگا تھا کہ ہر لڑکی کو اس طرح ہونا چاہیئے جو اپنے اپ کو ڈھک کر تمام نا محرموں کی نظروں سے بچا کر رکھے۔

مگر ان جنگلی بھیڑیوں کا کیا جو ایک کمزور لڑکی کے پردے کا بھی خیال نہیں رکھ رہے تھے۔اظہر کی برداشت بس یہیں تک تھی۔اس نے آؤ دیکھا نا تاؤ ایک بری افتاد کی طرح ان پر ٹوٹ پڑا۔اور انہیں دھنک کر رکھ دیا۔

سامنے کھڑی لڑکی اسکی جنونیت دیکھ کر ڈر کے مارے کانپنے لگی۔

اس لڑکی پر نظر پڑی تو وہ ہواسوں میں آیا اور انہیں کک رسید کرتا اپنے کانسٹیبل کو انہیں لے جانے کا کہا۔

نیچے سے تمام بکھری ادویات اکٹھی کر کے اس لڑکی کو پکڑائیں۔

اس لڑکی نے کپکپاتی آواز میں نم آنکھوں سے اسکا شکریہ ادا کیا۔۔۔

آیئے میں آپ کو گھر چھوڑ دوں لڑکی کا اس پہر اکیلے جانا خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔وہ

جو انکار کرنے لگی تھی اسکی وردی دیکھ کر کچھ پل سوچا اور اسکے ساتھ چل دی دو گلیوں بعد اسکا گھر آچکا تھا۔

جب وہ اندر جانے لگی تو اسنے پھر شکریہ کہا۔

شکریہ کی کوئی بات نہیں یہ تو ہمارا فرض ہے۔یہ کارڈ رکھیے کبھی کوئی مصیبت پیش آئے تو فوراً اطلاع کی جیے گا۔

اس لڑکی نے وہ کارڈ تھام لیا۔

وہ جانے کے لیے پلٹا مگر پھر کچھ سوچ کر پلٹا اور اسکا نام پوچھ لیا۔۔۔جبکہ وہ ہونکوں کی طرح اسکا منہ تک رہی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی گھر میں پیچھے سے کوئی پکارا۔۔۔۔

"ارے مولانی کہاں رہ گئی تھی تو کب سے تیرا انتظار کر رہی تھی" جھنجلائی آواز پر اسنے فٹافٹ ہڑبڑا کر گیٹ بند کی۔۔۔۔

"مولانی" اسنے دھیرے سے اسکا لقب دھرایا اور مسکرا دیا۔۔۔۔

****

ایشمل کو واپسی پر دیر ہو چکی تھی جبکہ واپسی پر وہ اپنی مولانی سے بھی مل کر آئی تھی۔چاچا جلدی چلایئے اسنے اپنے ڈرائیور کو کہا۔

جب گاڑی کچھ آواز سے رک گئی۔

کیا ہوا چاچا۔۔۔

اسنے پریشانی سے پوچھا۔۔

بیٹا لگتا ہے انجن گرم ہو گیا میں پانی کا پتا کر کے آتا ہوں۔۔۔

اسنے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔اور سیال کو کال ملانے لگی جو کب سے اپنا فون نہیں اٹھا رہا تھا۔

اف کیا مصیبت ہے اسنے جھنجلا کر کہا۔۔۔

وہ جھنجلائی ہوئی بولی۔۔۔جب ایک چیخ نے اسکی توجہ اپنی طرف کھینچی۔۔۔

یہ کیسی آواز ہے اسنے ڈر کر سوچا۔۔۔

وہ گاڑی سے ڈرتے ہوئے باہر نکلی اور اس گلی میں گئی جہاں کوئی چیخ کر مدد کے لیے پکار رہا تھا۔۔۔

وہ منہ میں جلتو جلالتو کا ورد کرتے آگے بڑھی اور اس سمت آئی آگے کا منظر دیکھ کر خوف اسکی نس نس میں سرائیت کرنے لگا۔

جہاں ایک آدمی کٹی ٹانگ اور ہاتھ لیے اپنے سامنے کھڑے شخص سے زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا مگر سامنے کھڑا بے حس ظالم جلاد اسکی بات پر کان دھرے بغیر اسکی دوسری ٹانگ بھی کاٹ چکا تھا۔۔۔

ایشمل کے منہ سے چیخ نکلتے نکلتے بچی۔

آنسو اور ڈر ایک ساتھ اس پر حملہ آور ہوئے۔۔

بہت بڑی غلطی کردی تو نے میرے ہاتھ لگ کر slayer کبھی اپنا شکار ادھورا نہیں چھوڑتا سناٹے میں اس جلاد صفت شخص کی سفاکی بھری آواز گونجی۔۔۔

ایشمل کے کان slayer لفظ پر کھڑے ہو چکے تھے۔یہ تھا وہ شخص جو سب کا بے رحمی سے قتل کرتا آیا تھا۔۔

ایشمل کا دل کیا اس شخص کا منہ دیکھے مگر ٹانگیں ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔۔۔

ایک آخری وار کے ساتھ اسنے سامنے پڑے آخری سانسیں لیتے آدمی کا کام تمام کر

دیا۔

جہاں slayer نے آخری وار کیا وہیں ایشمل کے منہ سے دبی دبی سسکیوں بھری چیخ گونجی۔

اسنے فوراً اپنے منہ پر ہاتھ رکھا۔

جبکہ Slayer نے جھٹ گردن موڑ کر اس چشم دید گواہ کو دیکھا جو اسکا قتل دیکھ چکی تھی۔

اسکے پلٹتے ہی ایشمل کے خوفزدہ نظریں اس پر پڑیں اور اسکا دل دھک سے رہ گیا۔آسمان اور زمین گھوم گئے جبکہ ٹانگوں نے بوجھ اٹھانے سے انکار کیا اور وہ لڑکھڑاتی ہوئی نیچے گری۔

یہ آخری چیز تھی جس کی ایشمل کو امید نہیں تھی۔اسکے دل میں شدید درد اٹھا۔

slayer دھیرے دھیرے چل کر اسکے پاس آنے لگا۔وہ بمشکل کھڑی ہوئی ٹانگیں ابھی بھی کانپ رہی تھیں جیسے ہی (slayer) نے اسے کندھوں سے پکڑا اسنے ایک چیخ کے ساتھ اسے دھکا دیا اور گرتے پڑتے بھاگتی ہوئی اپنی گاڑی کے پاس بھاگی اسے

اپنے پیچھے تیز قدموں کی آواز آئی۔ایشمل کے ہواس ساتھ چھوڑنے لگے تھے۔

****

وہ بھاگتے ہوئے جنگل کے راستے پر آ پہنچی تھی۔بس دل میں دعا تھی کے کسی طرح بچ کر نکل جائے۔وہ بھاگ رہی تھی اندھا دھند بغیر کسی چیز کی پرواکیے۔چپل تو کہیں پیچھے گر گئی تھی۔پھتریلے راستے کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے اور کئی نوکیلے پھتر اس کے پیروں میں گھس کر اسکے پاؤں لہولہان کر چکے تھے۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

کئی دفعہ ٹھوکروں کی وجہ سے اسکے بازوں، کوہنیاں اور ہتھلیاں چھل چکی تھیں۔

پکڑ و سالی کو بھاگنے نا پائے۔

پیچھے سے کرائے کے غنڈوں کے پیروں کی آواز اور واحیات آوازیں سن کر اسکے

پیروں میں اور تیزی آگئی۔

اس کے پاس سر ڈھکنے کے لیے نا دپٹا تھا نہ تن ڈھکنے کہ لیے چادر۔آج اسے دپٹے کی

اہمیت کا سہی اندازہ ہوا تھا۔

وہ خود کو جتنا کوستی اتنا کم تھا اسنے راہ بدلنے میں اتنی دیر کیوں کر دی۔

آگے دیکھتے ہی اسکے اوسان خطا ہوئے کیوں کے آگے گہری ڈھلوان تھی بہت گہری۔

اب کہاں جائے گی بلبل آج تو تیرا کریا کرم ہم اپنے ہاتھوں کریں گے۔ان سبھی کہ منہ

سے حوس ٹپک رہی تھی۔

آگے کنواں تھا تو پیچھے کھائی۔

اس نے آنسو بھری آنکھوں سے اوپر دیکھا اور دل میں پختہ ارادہ لیے ہوئے کود پڑی۔

آآآآآآ

اس نے اپنی عزت کو بچانا ضروری سمجھا تھا اب اتنی آگے جا کر وہ اپنے قدم پیچھے نہیں لے سکتی تھی۔

****

ایشمل کی آنکھ کھلی تو اپنے اپ کو کمرے میں پایا۔بیٹا کیا ہوا تھا ڈرائیور نے بتایا تم گاڑی کے پاس بے ہوش ملی تھی۔

ایشمل کی ماں نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔

اور وہ وہ تو گم سم تھی جیسے بولنا ہو بھول گئی ہو۔الفاظ تو جیسے کہیں کھو گئے تھے۔

اسکی ماں نے اسکی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے تنہا چھوڑ دیا اور سوالات کل پر چھوڑ دیے۔ایشمل یکٹک چھت کو دیکھے جا رہی تھی۔اسنے شدت سے دعا کی کہ اسکی یادداشت کھو جائے یا وہ سب جھوٹ ہو جو کچھ دیر پہلے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی تھی۔

اسکے کانوں میں مولانی کی آواز گونجی۔۔۔

"ایشمل نا محرم کی محبت کڑے امتحان لیتی ہے یہ وہ آگ ہے جس میں بندہ جھلس جاتا

ہے"

ایشمل کو آج اسکی باتیں ہزار فیصد درست لگی تھیں۔۔۔

****

نور العین اللہ کا نام لیتے اونچی ڈھلوان سے کود چکی تھی۔ پیچھے کرائے کے غنڈے بھاگے آئے مگر اتنی گہری ڈھلوان میں اسکی چیخوں اور پھٹے ہوئے کپڑے کے علاوہ کچھ نا ملا۔۔۔

لگتا ہے مر گئی۔۔۔ایک نے گوہر افشانی کی۔۔۔

ظاہر ہے جہاں گری ہے وہاں سے کوئی زندہ نہیں بچ سکتا۔ دوسرے نے اسکی بات کی تصدیق کی۔

سالی چیز مست تھی۔ تیسرے نے خباثت سے کہا تو سارے ہنس پڑے اور اپنے مالک کو انکی بیٹی کے مرنے کی اطلاع دینے کے لیے نکل پڑے۔۔۔۔

****

سیال کی نظریں یونی کے مین گیٹ پر ہی ٹکیں تھیں جب اسے ایشمل اندر آتی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دکھی۔ سرخ آنکھیں مترنم چہرہ سرخ ہونٹ وہ کسی حال سے بھی اچھی حالت میں نہیں لگ رہی تھی۔

اس سے پہلے کے وہ سیال کے پاس سے آگے گزرتی وہ اسکے راستے میں آیا۔ایشمل نے نظر اٹھانا بھی گوارا نا کیا۔وہ دوسری طرف سے گزرنے لگی تو سیال نے اسکے ہاتھ پر گرفت سخت کی اور گھسیٹتے ہوئے یونی کی بیکیارڈ میں لے آیا۔۔۔۔

تم تو مجھ سے محبت کی دعویدار تھی نا تو پھر یہ گریز کیوں۔۔۔سیال نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

جبکہ وہ پھوپک پھوپک کر رو دی۔۔۔۔

مجھے کہاں خبر تھی کے میری محبت ایک قاتل ہے ایک خونی ہے۔اسنے کرب سے آنکھیں میچتے کہا۔۔۔۔

Very well said....

تو محبت ختم۔یہاں تک ہی تھی تمہاری سو کالڈ محبت اسنے سرد آنکھوں سے اسے گھورتے کہا۔

تو ایشمل نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھا کر مقابل کی آنکھوں میں گاڑیں۔۔۔۔۔

محبت تو کب کی ختم ہو گئی۔۔۔۔ایشمل نے سرسراتے لہجے میں کہا تو سیال کے دل کی دھڑکن سست ہوئی اسکی نگاہیں پل میں سرد ہوئیں۔۔۔

اب تو فقط عشق باقی ہے جو میری رگ رگ میں سرائیت کر چکا ہے۔۔۔۔۔ایشمل کی پوری بات پر سیال کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔۔

کیا اسے کوئی اس حد تک بھی چاہ سکتا تھا۔۔۔

تو کیا کر سکتی ہو تم میرے لیے۔۔۔۔اسنے پتھریلے لہجے میں کہا۔۔۔

ایشمل نے اس بے مہر کو دیکھا جو سفاک لہجے میں اسکی جان نکالنے کے درپر تھا۔۔۔

وہ لڑکھڑاتے ہوئے سیال کے پاس آئی اور اسکے ہاتھ پکڑ کر گویا ہوئی۔۔۔۔

سیال پلیز تم یہ سب چھوڑ دو ہم کہیں دور چلیں گے جہاں یہ سب نا ہو۔۔۔

اسنے سیال کو قائل کرنے کی ناکام سی کوشش کی۔۔۔

صاف کہو تم مجھے چاہتی ہی نہیں اگر چاہتی تو مجھے میری خامیوں سمیت اپناتی۔اسنے اسے جھٹکا دیا تو وہ زمین پر گری۔۔۔

آئندہ میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

وہ سفاکی کی حد پار کرتے ہوئے اسکے جسم سے جان کھینچ گیا۔۔۔۔

وہ مسکرایا وہ جانتا تھا ایشمل اس سے دور نہیں جا پائے گی وہ اسکے پاس ہی آئے گی کیوں کہ وہ اسے پوری طرح گھیر چکا تھا۔۔۔۔

پیچھے وہ خالی نظروں سے اسے جاتا دیکھنے لگی۔۔۔

****

ایشمل اس وقت مولانی کے سامنے تھی اور سیال کی ساری حقیقت جان کر وہ سخت صدمے میں تھی۔

آپی اپ اب بھیاس سے پیار کرتی ہیں اپ ایسا کیسے کر سکیتی ہیں وہ قاتل ہے ایک اور آپ اسی سے دل گا بیٹھی ہیں۔اف خدایا!

میرے اختیار میں کچھ نہیں تم نہیں سمجھ سکتی میں کن خار دار کی مسافر بن چکی ہوں تم ہی بتاؤ میں کیا کروں۔۔۔۔

اسے ایشمل کا بکھرا حلیہ دیکھ کر اس سیال عرف Slayer سے نفرت ہوئی۔

کیسا شخص تھا وہ جو گناہ کر کے بھی دھڑلے سے بھی کھلے عام گھوم رہا تھا اور حد تو یہ تھی کہ آنکھیں بھی اپنی نام کی محبت کو دکھا رہا تھا۔

اگر ایشمل اسکے لیے احم نا ہوتی تو وہ اس شخص کی عقل ٹھکانے لگا دیتی جس نے اسکی عزیز جان آپی کو یوں رول کر رکھ دیا تھا۔۔۔

اور ستم تو یہ تھا کہ وہ کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

****

وہ ڈھلوان سے گرتی ہوئی سڑک پر آن پہنچی تھی۔وہ لہولہان ہوتے وجود کے ساتھ بمشکل اٹھی اور خدا کا شکر ادا کرنے لگی جسنے اسے ان بھیڑیوں سے بچا لیا تھا۔

ابھی وہ سمبھلی بھی نا تھی کہ ایک تیز رفتار گاڑی آکر اس سے ٹکرائی اور وہ جھٹکے سے دور جا گری۔

اسنے بند ہوتی آنکھوں سے ایک نوجوان کو اپنے پر جھکتے پایا۔اسکے دل نے شدت سے اپنی عزت کی حفاظت کی دعا کی۔۔۔۔

****

اگلے دن جب ایشمل یونی پہنچی تو سیال کے ساتھ ایک لڑکی کو چپکے دیکھا جو واہیات لباس میں اسکے بے حد نزدیک جھکے کان میں کچھ کہ رہی تھی۔

ایشمل کے دل میں ایک دم درد اٹھا۔۔۔کیا وہ کسی کو یوں اسکے ساتھ دیکھ سکتی تھی دل نے بے ساختہ نفی کی تھی اور وہ تیزی سے سیال کی طرف بڑھی تھی اسنے سوچ لیا تھا کہ سیال کو نہیں چھوڑے گی چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ برائی کا ساتھ دینا بھی ایک گناہ ہے جسکی سزا لازم ہے۔۔۔۔

دوسری طرف سیال اسے اپنی طرف دیکھ مسکرایا تھا شاطر مسکراہٹ۔اب کیا ہونے والا تھا۔۔۔۔

نور العین نے اپنی آنکھیں کھولیں تو اپنے آپ کو ایک وسیع کمرے میں پایا اس نے چاروں اطراف اپنی آنکھیں گھما کر دیکھیں اور حواس لوٹتے ہی اس کے اوپر کپکپی طاری ہو گئی۔ کیا وہ پھر کسی غلط ہاتھوں میں لگ گئی تھی اس سوچ نے اس کے جسم سے جان نکال دی تھی وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اٹھی اس سے پہلے کہ وہ باہر بھاگتی ایشمل کی والدہ شاہدہ بیگم اندر داخل ہوئیں۔

وہ حیرت سے انہیں ٹکر ٹکر دیکھنے لگی۔

ارے بیٹا تم اُٹھ کیوں گئی ابھی تمہیں آرام کی ضرورت ہے وہ پریشانی سے آگے آئیں

اور اسے بیڈ پر دوبارہ لٹایا۔

وہ تو شکر ہے کہ تم دراب کی گاڑی سے ٹکرائی تھی اگر خدانخواستہ کوئی اور ہوتا تو پھر۔بیٹا

تم اتنی رات کو گھر سے کیوں نکلی سب خیریت تو تھی نہ انہیں فکر لاحق تھی۔

جس کے جواب میں اس نے رندھی آواز سے اپنی اوپر گزری ساری آپبیتی سنا دی۔

جسے سن کر شاہدہ بیگم کا بھی دل دکھ سے لبریز ہو گیا۔

فکر نہ کرو میری بچی اللہ نے جس راہ پر تمہیں لگایا ہے اس راہ کی مشکلیں بھی وہی آسان

کرے گا۔اور اب سے تم یہیں رہو گی یہاں سے جانے کا ذکر بھی نا کرنا۔ایشمل کو

تمہارے آنے کا بھی بتاتی ہوں وہ سن کر بہت خوش ہو گی۔

انہوں نے آنکھیں پونچھتے ہوئے لگے ہاتھ فیصلہ بھی کر ڈالا.

اسنے انکے جاتے ہی سکون سے آنکھیں موندھ لیں۔اللہ نے اسکو اپنی حفاظت میں لے

لیا تھا اسکے لیے یہی کافی تھا۔۔۔۔

****

اشمل سیال سے زیادہ دیر دور نہیں رہ پائی تھی اور اسی بات کا سیال نے فائدہ اٹھایا تھا.

اب وہ زیادہ تر سیال کے ساتھ ہی پائی جاتی تھی۔ لیکن لگے ہاتھ وہ اسے سمجھاتی بھی رہتی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ وہ زیادہ تر وقت اشمل کے ساتھ گزارنے لگا تھا وہ دل سے یہ مان چکا تھا کہ اب وہ اشمل کے بغیر نہیں رہ سکتا۔

جب وہ قریب ہوتی تو وہ اسے سنتا لیکن جب وہ دور ہوتی تو پہروں اس کے بارے میں سوچتا رہتا۔ اشمل نے جلد ہی اس کی زندگی میں ایک اہم جگہ حاصل کر لی تھی جہاں تک اس نے کسی کو پہنچنے کی اجازت نہیں دی تھی۔

اب بھی وہ یونی کی بیک یارڈ میں اس کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا۔

دل کا ٹوٹنا تو بہت الگ بات ہے پر روح؟ آپ کے اندر چوٹ لگے تو بچتا کچھ نہیں ہے روح کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہوتا ہے جسم میں جان ہونا کیا ہے جسم میں جان اصل میں آپ کے اندر روح کا ہونا ہے۔۔

ایک پاک صاف روح کا ہونا۔

خاص لوگوں کو جیسے اچھی چیزیں پسند ہوتی ہیں ویسے ہی روح کے معاملات ہوتے ہیں

انسان کی روح جتنی پاک صاف ہو گئی وہ خود بھی اتنا ہی پاک صاف ہو گا۔

وہ بڑے انہماک سے اشمل کی باتیں سن رہا تھا اور اسکا دل سکون محسوس کر رہا تھا۔

ساری باتیں محض سمجھنے کی ہے جو سمجھ جاتا ہے وہ پالیتا ہے اور جو سمجھ کر بھی انجان بنتا ہے وہ کبھی کچھ حاصل کر ہی نہیں سکتا جس نے اپنے آپ کو نہیں پہچانا وہ کسی اور کو کیا پہچانے گا۔

کیسے رب کو تلاش کرے گا جب اسے اصل کا مطلب ہی نہیں معلوم ہو گا جس طرح آپ کی پوری باڈی کو کنٹرول دل اور دماغ کرتے ہیں ٹھیک اسی طرح ان دونوں کو کنٹرول کرنے کے لئے آپ کے اندر آپ کا ضمیر ہے اگر آپ اپنے ضمیر اپنے اندر کو ہی ماردیں گے تو کچھ محسوس نہیں کر سکیں گے پھر آہستہ آہستہ آپ کو کھڑے ہوتے جائیں گے آپ کی جڑیں کمزور ہوتی جائیں گی جو آپ کو دن بدن اندر سے ختم کرتی جائیں گی۔۔۔

اشمل خاموش ہوئی تو سیال کو اپنی طرف تکتے پایا۔

کیا ایسے کیا دیکھ رہے ہو اس نے بالوں کی لٹیں اپنے کانوں کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا۔۔

اشمل کے چپ ہونے پر سیال کا طلسم ٹوٹا۔ "کیسے کر لیتی ہو ایسی باتیں اس نے حیرت سے پوچھا"

کیسی باتیں؟

یہی جو روح کو سکون دیں۔۔۔

اوا چھا یہ تو میری مولانی نے مجھے سکھائی ہیں۔ وہ جب بھی پاس ہوتی ہے کسی نہ کسی بات کا ذکر کرتی رہتی ہے جس سے دل و دماغ دونوں پر سکون ہو جاتے ہیں۔

کچھ تو بات ہے تمہاری مولانی میں ملنا پڑے گا اس سے بھی۔۔۔ سیال کی بات پر اشمل نے اس کے کندھے پر مکا رسید کیا۔۔۔

****

نور العین کے آنے سے گھر میں رونق چھا گئی تھی اشمل تو اسے اپنے گھر میں پا کر بہت خوش تھی ہر وقت اس کے ساتھ ہی پائی جاتی اور آج کل تو گھر میں نور العین اور دراب کی شادی کا ذکر چل رہا تھا جس سے نور العین تو شرمائی شرمائی گھومتی جبکہ دراب اکتایا پھر رہا تھا۔۔۔

نیکی کی تھی اور یہ نیکی تو اسکے گلے ہی پڑ گئی تھی۔اماں کتنی دفعہ کہا ہے آپ سے کہ مجھے اس سے شادی نہیں کرنی تو پھر کیوں میرے پیچھے پڑی ہیں اس نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

دراب اب تم جو بھی کہو میں تمہارا کوئی بہانہ نہیں سنوں گی اگلے ہفتے تمہارا نکاح ہو گا اور یہ آخری فیصلہ ہے ورنہ میرا مرا منہ دیکھو گے انہوں نے بھی لگے ہاتھوں اسے ایموشنل بلیک میل کیا جس میں وہ کامیاب بھی رہی تھیں وہ دھاڑ سے دروازہ بند کر کے باہر نکال گیا۔۔۔۔۔

****

سیال کسی کی لاش کو ٹھکانے لگا کر اپنے دوستوں کے ساتھ جا رہا تھا جب اس کا گزر ایک مزار سے ہوا جس کی سیڑھیوں پر ایک بابا کالے رنگ کا چولا پہنے بیٹھا تھا۔۔سیال کو وہ بہت عجیب لگا وہ ابھی اسے ہی دیکھ رہا تھا جب اس بزرگ نے نظر اٹھائی اور اسے دیکھ مسکرانے لگا۔۔

اس نے سیال کو اشارہ کیا جس پر وہ اس کے تھوڑا قریب ہوا۔۔۔

بے فکر لگتے ہو۔۔

اس بزرگ کی بات پر وہ کھل کر ہنسا۔

ہاں ہوں تو پھر۔۔۔

اتنا غرور نہ کر۔۔اس بزرگ نے گہری آنکھوں سے دیکھتے کہا۔۔۔

میرے پاس دولت ہے شہرت ہے پھر کیوں نہ کروں غرور جچتا بھی تو ہے مجھ پر۔۔۔
اس نے تکبر سے کہا۔۔۔

"جو کل میرا تھا وہ آج تیرا ہے جو آج میرا ہے وہ کل تیرا ہوگا"اس بزرگ نے اتنا کہا اور ھنسنے لگا اس کی بات سیال کے اوپر سے گزر گئی اگر وہ اس بات پر غور کرتا تو پچھتاؤں سے بچ جاتا۔

****

پاشا جلے پیر کی بلی بنا گھوم رہا تھا۔اسے رہ رہ کر سیال پر غصہ آرہا تھا۔جو اس کی بنی بنائی ساکھ برباد کرنے کے چکروں میں تھا۔وہ دن بدن برے کاموں سے دور ہوتا جارہا تھا۔
پاشا کا خوف لوگوں کے دلوں سے مٹنے لگا تھا اور یہی چیز اسکے غصے کا باعث بن رہی

تھی۔

راجو پتا لگاؤ سیال آج کل کن چکروں میں ہے وجہ ڈھونڈو مجھے (گالی۔۔۔۔) وہ وجہ چاہیے چاہے اس کے لئے کسی کو زمین میں کیوں نہ گاڑنا پڑے۔۔

دادا وہ بھائی آج کل ایک ایشمل نامی لڑکی کے چکروں میں ہے جو دن بدن سے اپنے دھندے سے دور کرتی جا رہی ہے اگر ہم نے زیادہ دیر کچھ نہ کیا تو وہ ہمارا دھندا ٹھپ کرادے گی۔۔۔۔

گاڑیاں نکالو۔۔۔ پاشا سرد آواز میں دھاڑا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک کے بعد ایک گاڑیاں جھٹکے سے نکلی ان کا رخ سیال اور اشمل کی یونیورسٹی کی طرف تھا۔۔۔۔

****

پاشا نے یونیورسٹی سے سیال کو اٹھا لیا اور اسے اپنے اڈے پر لے آیا۔۔۔ برخدار آج کل کن چکروں میں ہو جو بھی چکر ہے بہتر ہے یہیں ختم کردو اگر میں ختم کرنے پر آیا تو کچھ نہیں بچے گا اس کے انداز میں وارننگ سی تھی جسے سیال بخوبی جانتا تھا۔۔۔

پاشا یہ اب میرے بس کی بات نہیں سیال کے لہجے میں بغاوت صاف نظر آرہی تھی جس نے پاشا کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کیا۔۔۔

جہاں تک مجھے یاد ہے یہ وہی لڑکی ہے جس نے تمہیں بھرے بازار میں تھپڑ مارا تھا اور میرے مطابق غیرت مند مرد ایسی بے عزتی کا بدلہ ضرور لیتے ہیں۔۔۔پاشا نے اپنی ٹھوڑی کھجا کر معصومانہ لہجے میں پوچھا۔۔۔

اس کی بات نے سیال کے تن بدن میں آگ لگا دی اسے ایشمل سے پڑنے والا پہلا تھپڑ یاد آگیا اور اس کی جلن اپنے گال پر محسوس ہوئی۔۔۔

یہ وہی لڑکی ہے جس نے ایک دفعہ نہیں دو بار تیری عزت کی دھجیاں اڑائی پاشا نے تمسخر سے کہا اس کی باتوں سے سیال کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا جسکی زیادتی سے اس کا منہ لال انگارہ ہو گیا۔۔۔

اب وقت ہے اس سے بدلہ لینے کا اگر تو مرد کا بچہ ہے تو اسے بھی ویسے ہی سب کے سامنے بیچ راہ میں بے عزت کرتا کہ سب یہ جان لیں کہ تو سیال خان زادہ ہے۔۔۔

اس کی باتوں سے سیال کے دل میں بدلے کی آگ پھر سے بھڑک اٹھی تھی جسے اشمل

کی محبت نے سلا دیا تھا لیکن اب وہ آگ سے جلنے لگی تھی۔۔۔۔

اگر پھر بھی تو چپ رہا تو میری ایک بات یاد رکھنا اگر تو نے اس سے بدلہ نہ لیا تو میں کسی اور طریقے سے لے لوں گا اگر تو چاہتا ہے کہ اس کی نسوانیت محفوظ رہے تو اس سے بدلہ لے گا وہ بھی سب کے سامنے اور اس سے ہر رشتہ توڑ دے گا ورنہ تو مجھے بہتر جانتا ہے۔۔۔

سیال جانتا تھا کہ اگر اس نے اشمل سے بدلہ نہ لیا تو پاشا اسے اٹھوا لے گا اور اس کی عزت تار تار کر دے گا۔۔۔

اب فیصلہ سیال کے ہاتھ میں تھا کہ وہ کس طرح اشمل کو برباد کرتا ہے۔۔۔۔۔

****

نور العین کمرے میں چادر کو تہہ لگا رہی تھی جب دراب دندناتے ہوئے اندر داخل ہوا۔

تم شادی سے انکار کر دو دراب نے دھڑلے سے کہا۔۔۔

مگر میں ایسا کیوں کروں گی جبکہ سب بڑوں کی مرضی اسی میں ہے اس نے ہچکچاتے

ہوئے دراب سے پوچھا۔۔۔

جو اس کا مسیحا تھا اور ان کچھ دنوں میں اپنے دل کے قریب محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

ہے کیا تم میں جو میں تم سے شادی کروں گا صرف ایک اچھی شکل۔

کیا میں نہیں جانتا کہ تم پہلے عیسائی رہ چکی ہو اور اب شادی کرنے کے لیے مسلمان بنی پھر رہی ہو تم نے میرے گھر والوں کو تو پھسالیا مگر میں تم جیسی لڑکیوں سے اچھی طرح واقف ہوں بہتر ہوگا کہ تم خود ہی انکار کر دو کل نکاح سے۔۔۔

نور العین اس سنگدل کے منہ سے اپنی اتنی توہین اور اپنے اسلام قبول کرنے کے بارے میں یوں واہیات کلامات سن کر سکتے میں چلی گئی۔۔۔۔

ایک دم ہی نور العین کو سانس لینے میں دشواری آنے لگی۔۔۔۔

اس نے بمشکل اپنے حلق میں سے آواز برآمد کی۔۔۔

جہاں تک رہی میرے اسلام قبول کرنے کی بات تو اس کے لیے میں آپ کو جوابدہ نہیں ہوں۔۔۔اور رہی بات آپ سے شادی کی تو میرے بڑوں کا فیصلہ ہے ان کو میں انکار کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتی اگر آپ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے تو خود انکار کر

دیں مگر میری طرف سے صاف جواب ہے۔۔۔۔۔

اتنی دیر بعد سامنے کھڑی نور العین نے آنکھوں میں آنسو لیے اسے ضبط سے کہا۔۔۔

دراب اس بظاہر معصومانہ دیکھنے والی لڑکی کے منہ سے یوں سفاچٹ انکار سن کر ششدر رہ گیا اسے اپنی سماعتوں پر یقین نہ آیا کہ جو لڑکی اس کے سامنے بھیگی بلی بنی رہتی تھی اب کیسے یوں اس کے منہ پر انکار کر گئی تھی۔۔۔

تم اس کے لیے بہت پچھتاؤ گی یاد رکھنا وہ دروازے کو ٹھوکر مارتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔

پیچھے نور العین بیڈ پر سر پکڑ کے بیٹھ گئی نہ جانے اور کتنے امتحان اس کے منتظر تھے۔۔۔۔

****

آج صبح سے ہی موسم ابر آلود تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بہت بڑا طوفان آنے والا ہے مگر سب مکین اس آنے والے طوفان سے بے خبر تھے۔۔۔ تیز ہوائیں چل رہی تھیں اور بوندا باندی تیز بارش کے آثار ظاہر کر رہی تھی۔۔ایسے میں اشمل یونیورسٹی جانے کے لیے جلدی نکل پڑی تھی کیونکہ آج دراب اس کے ساتھ نہیں تھا۔۔۔

آج اس کا دل صبح سے ہی ڈوبا جا رہا تھا وہ دل ہی دل میں خیریت کی دعا کرنے لگی اور ساتھ مولانی کا نمبر ملایا جس سے بات کرنے کے لیے دل کل سے مچل رہا تھا۔۔۔

کہتے ہیں نہ کہ مصیبت کے وقت دل سب سے زیادہ قریب تر لوگوں کو وہ یاد کرتا ہے۔۔۔

ہیلو السلام علیکم اشمل نے سلام میں پہل کی۔۔۔

وعلیکم السلام آج سورج کہاں سے نکلا ہے جو صبح صبح ہمیں یاد کیا اور ہمیں کال کی۔۔۔

دوسری طرح ہشاش بشاش لہجے میں پوچھا گیا۔۔۔

مولانی کی آواز سنتے ہیں عشق محبت کو اپنے دل میں سکون اترتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

کیا ہوا چپ کیوں ہیں مولانی نے اس کی خاموشی نوٹ کی تو پوچھا۔۔۔۔کچھ نہیں آج صرف تمہیں سننے کا دل کر رہا ہے۔دل کر رہا ہے صرف تم بولتی جاؤ اور میں سنتی جاؤں

اس نے دکھی لہجے میں کہا آج صبح سے ہی اس کا دل ملانی سے ملنے کا کر رہا تھا پتہ نہیں کیوں دل میں عجیب سا خوف بیٹھا تھا۔۔۔۔

ایسی بھی کیا بات ہے جناب آپ ٹھیک تو ہیں نا۔۔۔۔

پتا نہیں کیا بات ہے صبح سے ہی دل اداس ہے دل کر رہا ہے کہ کسی طرح اڑ کر تمہارے پاس آ جاؤ اور تمہیں سینے سے لگا لوں۔۔۔ تمہیں پتا ہے ملانی میں دنیا میں سب سے زیادہ تمہیں پیار کرتی ہوں۔۔۔

اشمل نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسے یہ بات کہہ دی۔۔۔

کیا خانزادے سے بھی زیادہ۔۔۔ مولا نے شریر ہو کر سیال کا حوالہ دیا کیونکہ وہ سیال کے اصل نام سے واقف نہیں تھی تبھی خانزادہ کا طرز تخاطب لیا۔۔۔۔

ہاہاہا اس سے بھی زیادہ اس نے آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتے کہا۔۔۔۔

کیا بات ہے آپکی آپ ٹھیک تو ہے نا آپ کی آواز ٹھیک نہیں لگ رہی اس نے اشمل کے بھکے بھکے لہجے پر پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں بس دل صبح سے اداس تھا اور تمہیں ملنے کو دل چاہ رہا تھا اور کچھ نہیں میں واپس آ کر تم سے بات کروں گی اس نے یہ کہتے ہی فون کاٹ دیا۔۔

دوسری طرف مولانی اسکی خیریت کی دعا کرنے لگی اور یہ دعا عرش تک پہنچی بھی تھی یا نہیں یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

****

ابھی اشمل یونیورسٹی سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھی جب پاشا اور اس کی گینگ کے آدمیوں نے اسے گھیرا ایک دم اتنے زیادہ آدمیوں کو اپنے ارد گرد دیکھ کر وہ گھبرا گئی۔۔

ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے بلبل تیرے مطلب کی بات کے لئے ہی آئے ہیں۔۔۔

اسے تو تو جانتی ہو گی نہ پاشا نے اپنی جیب سے فون نکال کر سیال کی تصویر دیکھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ایشمل سیال کی تصویر دیکھ کر ڈر گئی کہ سیال کی تصویر ان خطرناک غنڈوں کے پاس کیا کر رہی تھی کیا سیال کی جان خطرے میں تھی اسی خیال نے اس کی جان نکال کر رکھ دی تھی۔۔۔۔

اس نے خوف سے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔ہاں تو مجھے بتانا یہ تھا کہ یہ جو لڑکا ہے یہ تجھ سے بدلہ لے رہا ہے صرف اپنے بدلے کی خاطر تجھ سے محبت کی پینگیں بڑھا رہا ہے اصل میں اس کا دوسرا چہرہ تو تو نے دیکھا ہی نہیں ہے ابھی۔۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ سب جھوٹ ہے میں نہیں مانتی کسی بات کو سیال مجھے کبھی بی دھوکا

نہیں دے سکتا وہ ایک دم غصے سے چیخ اٹھی تھی آخر یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ اس پر جان قربان کر دینے والا اس سے بدلے کی خاطر محبت کی پینگیں بڑھا رہا تھا۔۔

بڑا پکا رنگ چڑھا ہے محبت کا اس نے اشمل کو اوپر سے نیچے تک دیکھتے ہوئے کہا اور فون پر دو چار بٹن دبانے کے بعد ایک ویڈیو اس کے سامنے کر دی جس میں سیال بہت سی لڑکیوں کے ساتھ نازیبا حرکات کر رہا تھا اور بہت ہی نازیبا حالت میں تھا۔۔۔

ایسا منظر دیکھ کر اشمل کے پیروں تلے زمین کھسک گئی اور اسے ساتوں آسمان اپنے سر پر ٹوٹتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔۔بے یقینی سے بے یقینی تھی اتنا بڑا دھوکہ وہ کیسے اتنی بڑی مات کھا گئی تھی۔۔۔۔

میں نہیں مانتی یہ سب میں ابھی جا کر سیال سے پوچھوں گی اور وہ سب کی نفی کر دے گا اشمل کی آنکھوں پر ابھی بھی محبت کی پٹی بندھی تھی۔۔۔۔

ایسی بات ہے پاشا نے اس کی محبت کو داد دی جو اتنی ثبوتوں کے بعد بھی اپنی محبت کے ساتھ ڈٹ کر کھڑی تھی اسے دل کے ایک کونے میں اس لڑکی سے ہمدردی ہوی مگر جلد ہی سر جھٹکا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب کے اس نے اشمل کو سیال کی دوسری تصویر نکال کر دکھائی جس میں ایک لڑکی شارٹس پہننے اس کی گود میں بیٹھی تھی اور یہ یونیورسٹی کی تصویر تھی۔۔۔۔

اب بھی یقین نہیں آیا تو یہ دیکھ لو ابھی بھی وہ اسی لڑکی کے ساتھ تمہاری یونی کے گراؤنڈ میں موجود ہے یقین نہیں آتا تو جا کر خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لو اور پھر حقیقت تمہارے سامنے آ جائے گی یہ کہتے ہی پاشا اور اس کے بندے راستے سے ہٹ گئے۔

اشمل بے جان ہوتے قدموں سے یونیورسٹی کی طرف بڑھی اس کا ہر ایک قدم یہ دعا کر رہا تھا کہ جو ابھی اس نے دیکھا وہ سچ نہ ہو ورنہ اس کی جان نکلتے ایک لمحہ نہ لگتا جیسے ہی وہ یونی کے گراؤنڈ میں پہنچی اس نے ادھر ادھر دیکھا آج گراونڈ میں کافی لوگوں کا ہجوم تھا لیکن وہ ان سب میں سیال کو دور سے ہی پہچان چکی تھی۔

اس نے اس لڑکی کو سیال کے انتہائی قریب بیٹھے دیکھا اس نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں اس کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی آج اسے پتہ چلا تھا کہ سانس بند ہونا کسے کہتے ہیں وہ مرے ہوئے قدموں سے سیال کے قریب گئی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا جیسے ہی سیال پلٹا اس کی نظروں میں اجنبیت دیکھ کر اشمل کا دل بند ہونے لگا۔۔۔۔

سیال کے پلٹنے پر اسکی آنکھوں میں اجنبیت دیکھ اشمل کا دل ڈوب کر ابھرا۔۔۔

سیال۔۔۔اسکے منہ سے سرسراتے ہوئے اسکا نام نکلا۔۔۔

دوسری طرف سیال کی آنکھوں میں تم کون ہو میں تمہیں جانتا ہوں والا تاثر تھا۔۔۔۔

سیال نے ایک آئیبر واچکائی جیسے بلانے کی وجہ پوچھ رہا ہو ساتھ اس لڑکی کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے قریب کھینچا جبکہ نظریں ہنوز اشمل پر تھیں۔۔۔۔

اشمل کی نظروں نے سیال کے ہاتھ کی حرکت سے لے کر اس لڑکی کا ساتھ لگانے تک غور سے دیکھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے لگا جیسے سارے الفاظ کہیں کھو گئے ہوں مگر اسے بولنا تھا۔

سیال تم یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔یہ لڑکی تمہارے اتنے قریب کیا کر رہی ہے اسنے ایک ایک لفظ چباتے کہا۔۔۔۔

تب سیال کے چہرے پر مخصوص چمک ابھری۔۔۔

یہ میری گرلفرنڈ ہے اسنے پیار سے اپنی باہوں میں گھری ٹینا کو دیکھتے کہا۔۔۔تمہیں تو پتا ہے نا میری پسند کتنی جلدی بدلتی ہے۔۔۔۔

اسنے اشمل کو آنکھ مارتے کہا۔۔۔۔

اشمل کو اسکی بات سن کر دھچکا لگا تھا۔۔۔

سیال تو پھر تم نے میرے ساتھ وہ سب کیوں کیا اسنے سرخ آنکھوں میں آنسو لیے پوچھا۔۔۔

اسکی آنکھیں دیکھ کر سیال کا دل تھما تھا۔۔۔

مگر پھر چہرے پر ازلی مسکراہٹ لیے کہا۔۔۔

وہ وہ تو بس ایک بدلہ تھا۔۔۔۔

"بدلہ" اشمل کے منہ سے صرف اتنا ہی نکلا۔۔۔

ہاں بدلہ یاد ہے کبھی اسی طرح سب کے سامنے میرے منہ پر طمانچہ مارا تھا۔۔۔اسنے اپنے گال پر ہاتھ پھیرتے اسکے ارد گرد گھومتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اشمل کو ایک دم گھٹن ہونے لگی۔۔۔اسے لگا اسکا دل درد سے پھٹ جائے گا۔۔۔۔

تو کیا وہ سب۔۔۔۔دکھ کے باعث اسکے منہ سے بس یہی نکلا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں وہ سب دکھاوا تھا تمہیں اپنی محبت کے جال میں پھنسانے کا۔۔۔تاکہ تم یہ جو شرافت کا چولا پہنے گھوم رہی ہو تمہیں سب کے سامنے بے نقاب کرنے کے لیے یہ سب کھیل کھیلا میں نے۔۔۔۔

اشمل کے ذہن میں بس مولانی کی باتیں گونج رہی تھیں۔۔نامحرم سے محبت حرام ہے۔یہ رسوائی کے علاوہ کچھ نہیں دیتی۔۔۔

آج اسکو ان سب باتوں پر یقین ہو گیا تھا۔۔۔

وہ آخر کس کس بات پر روتی اپنی ناکام محبت پر، محبت کے دھوکے پر یا اپنے محبوب کی بے وفائی پر۔۔۔۔اسے لگا جیسے چاروں اطراف میں کھڑے لوگ اسے حقارت و مزاح کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔۔۔اسنے ایک کرب بھری نظر اپنے محبوب پر ڈالی جسنے اسے رسوا کرنے میں کوئی کسر نا چھوڑی تھی۔۔۔۔

اسکی کلاسفیلو بھاگ کر دراب کو بلانے پہنچی۔۔۔ساری بات سن کر دراب کے سر پر ساتوں آسمان ٹوٹ پڑے اسے پتا تھا اشمل یہ سب برداشت نہیں کر پائے گی وہ اشمل کے پاس بھاگا۔۔۔۔

دوسری طرف اشمل کے بائیں بازو سے لے کر دل تک درد کی ایک شدید لہر اٹھی اور وہ گھٹنوں کے بل نیچے گری اسکا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا تھا جبکہ ہونٹ نیلے پڑتے جارہے تھے۔۔۔۔

سیال اسکی حالت دیکھ حیران کھڑا تھا۔۔۔۔۔

تبھی دراب بھیڑ کو چیرتا ہوا آگے بھڑا اور اشمل کو گرا دیکھ اسکی جانب لپکا۔۔۔۔

اشمل اشمل چندہ اٹھو۔۔۔۔اسنے اسکا منہ تھپتھپاتے کہا اسکا ٹھنڈا یخ وجود دراب کی جان نکال رہا تھا۔اسکی حالت دیکھ اسے لمحہ لگا تھا سمجھنے میں کہ اسے کیا ہوا ہے۔۔۔دراب کا دماغ گھوم گیا وہ طیش میں اٹھا اور سیال پر مکے برسانے لگا جبکہ سیال کا منہ لہولہان ہو گیا۔۔۔۔

سیال نے ایک دم اسے پیچھے دھکا دیا۔۔۔۔

پاگل ہو گیا ہے کیا۔۔۔۔

ہاں ہو گیا ہوں پاگل تو تو آستین میں چھپا ایک سانپ نکلا۔تونے اس لڑکی کا یہ حال کیا جو تجھے دل دینے کی غلطی کر بیٹھی تھی۔اب خوشی منا کیونکہ اب کوئی تجھ جیسے شخص سے

سچا پیار نہیں کرے گا۔۔۔

کیا بکواس کر رہا ہے کیا ہوا ہے اشمل کو وہ اشمل کو پکڑنے کے لیے بڑھا جب دراب نے دھکا دیتے اسے پیچھے پھینکا۔۔۔۔

ہارٹ اٹیک ہوا ہے اسے کمزور دل کی مالک تھی وہ ڈاکٹر نے اسے کسی بھی قسم کا سٹریس دینے سے منع کیا تھا اور تو نے۔۔۔۔اب خبردار جو اپنے ناپاک ہاتھ لگائے اسے۔۔۔

سیال صدمے سے نیچے گرا یہ کیا ہو گیا تھا اس سے اسنے کیا چاہا تھا اور کیا ہوا گیا تھا۔۔۔

اسکی آنکھوں کے سامنے دراب اسکی اشمل کو لے جانے لگا۔جب وہ ہوش میں آتے ہوئے اسکے پیچھے لپکا۔۔۔اشمل اشمل میری جان ایک دفعہ آنکھیں کھولو میں تم سے معافی مانگ لوں گا۔۔۔۔

دراب کے ساتھ چلتے وہ اشمل کے بے ہوش وجود سے فریادیں کرتا کوئی دیوانہ لگ رہا تھا۔۔۔ساری یونی کے لیے یہ ناقابل یقین منظر تھا کچھ کی آنکھوں میں اسکے لیے رحم تھا تو کچھ کی آنکھوں میں نفرت جبکہ دراب اسکی کسی بی بات پر کان دھرے بغیر اسے گاڑی میں ڈالے ہاسپٹل لے گیا۔۔۔جبکہ سیال نے اپنی بائیک بھی اسی جانب موڑ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دی۔۔۔۔

****

اشملل کے گھر پر یہ خبر قیامت بن کر ٹوٹی تھی شاہدہ بیگم تو بار بار بے ہوش ہو رہی تھیں جبکہ نور العین اور رامین خود غم سے نڈھال ہوتی بمشکل انہیں سمبھال رہی تھیں۔انکے گھر کا شیرازہ بکھر کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

دوسری طرف جب یہ خبر ملانی تک پہنچی تو وہ بھی اشمل کے لیے نکل پڑی تھی دل الگ

رو رہا تھا۔۔۔۔۔

اور سیال اسے پاشا نے کسی کو ٹھکانے لگانے بھیج دیا تھا جو وہ بادل نخواستہ ہی مانا تھا اور اب

اپنا غصہ اور غم لوگوں کا مار کر نکال رہا تھا۔۔۔۔۔۔

****

ڈاکٹرز نے صاف جواب دے دیا تھا کہ اگر کو اشمل کو ہوش آ بھی گیا تو اسکے پاس آج

شام تک کا ہی وقت ہے۔سارے گھر والے غم سے نڈھال تھے سبکی آنکھیں اشک بار

تھیں۔۔۔۔

جبھی ایک نرس نے انہیں اشمل کے ہوش میں آنے کی خبر سنائی۔۔۔

سب اسکو ملنے کے لیے لپکے۔۔۔

اشمل نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولی تو اپنے سب پیاروں کو پاس پایا۔۔۔انکو دکھی دیکھ

کر اشمل کو اپنے اوپر بوجھ بڑھتا محسوس ہوا۔

امی اسنے دھیرے سے پکارا تو وہ اسے نزدیک آگئی اور اسکا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا۔۔۔

جی میری بچی میں صدقے۔۔۔۔میں اپکی بری بیٹی ہوں نا اسنے بہتی آنکھوں سے

دریافت کیا۔۔۔میں نے اپکو رسوا کر دیا اپنی نام کی محبت کی خاطر اپکو بہت دکھ دیا۔۔۔

اسنے اٹک اٹک کر کہا۔۔۔۔

توسب اسکے حال پر رو دیے۔۔۔

نا میری بچی اسی میں اللہ کی مصلحت تھی۔۔۔

اسنے دراب کی طرف دیکھا۔۔۔

میری ایک خواہش پوری کرو گے۔۔۔۔

بولو چندہ دراب نے فوراً دریافت کیا۔۔۔

میں چاہتی ہوں اپ نور العین سے ابھی میرے سامنے نکاح کر لیں تاکہ میں جانے سے پہلے کوئی خوشی دیکھ لوں۔۔۔۔

ایسے نا کہو چندا۔۔۔

بولیں کریں گے نا۔۔۔

اسنے اسکی آنکھوں میں امید دیکھتے اسے منع کرنا مناسب نا سمجھا۔۔۔اور اناگافا نا نور العین اور دراب کا نکاح ہاسپٹل میں اشمل کی آنکھوں کے سامنے ہوا۔۔۔نکاح کے بعد نور العین جب اسکے گلے لگی تو وہ خوب روئی۔اسنے جاتے جاتے اپنی دوست کا مستقبل سوار دیا تھا۔۔۔اسنے رامین کو بھی پیار کیا اور امی کا خیال رکھنے کا وعدہ لیا۔۔۔

اسنے سب کی طرف دیکھا جو بہتی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔اسکے دل میں مولانی سے ملنے کی بھی شدید خواہش تھی جو یہاں پہنچنے والی تھی۔اسنے دراب کی طرف دیکھا۔۔۔

میری آخری خواہش ہے میں سیال سے ملنا ہے پلیز مجھے لے چلو۔۔۔کوئی بھی راضی نہیں تھا مگر پھر بھی اسکی آخری خواہش کا احترام کرتے دراب نے سیال کا پتا لگوایا جو ہاسپٹل کے قریبی پارک میں ہی تھا۔اشمل اسے ملنے پر بضد تھی۔ تبھی دراب اور نور العین اسے سہارا دیتے ہوئے قریبی پارک لے گئے باقی سب بھی پیچھے ہی تھے۔

انکے نیچے پارک میں پہنچنے تک بوندا باندی شروع ہو چکی تھی۔

اشمل دور سے سیال کو پہچان گئی تھی۔وہ دھیرے دھیرے اسکی طرف بڑھ رہے تھے۔سیال نے کسی احساس کے تحت چہرہ اٹھایا تو اشمل کو دراب اور نور العین کے

ساتھ اپنے قریب اتا پایا۔۔۔۔

وہ فوراً کھڑا ہوا اور دو چار قدموں کا فاصلہ سمیٹتا اس تک پہنچا۔۔۔۔

اشمل میری جان تم یہاں کیا کر رہی ہو۔کیا تمہیں نہیں پتا اسے اس وقت آرام کی شدید ضرورت ہے۔۔۔اسنے پہلے پیار سے اشمل کو کہا اور پھر دراب کو سرد آواز میں کہا۔۔۔۔

میں تمہیں آخری دفعہ دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔

اشمل کی کمزور آواز پر سیال نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

ہاں وقت کم ہے میرے پاس بس ایک سوال پوچھنا چاہتی ہوں تم سے میرے پیار میں کہاں کمی رہ گئی تھی جو تم نے مجھے سب کے سامنے رسوا کیا۔۔۔۔

اشمل نے اسکی حیرت بھانپتے کہا اور سوال کیا۔۔۔

سیال کی آنکھیں غم کی شدت سے سرخ پڑ گئیں تھیں۔۔۔۔اس نے نفی میں سر ہلایا ۔۔۔جیسے وہ یہ سب کرنے پر مجبور ہو۔۔۔

میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں میرا یقین کرو وہ سب جھوٹ تھا۔۔۔دراب نے اسے

خونخار نظروں سے گھورا جو اپنی غلطی تسلیم نہیں کر رہا تھا۔۔

غلطی تمہاری نہیں غلطی میری ہے مولانی مجھے منع کرتی رہی اور میں نہیں رکی۔ میں نے تم سے پیار نہیں کیا اسنے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے سیل کی آنکھوں میں دیکھتے کہا سیال کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گا۔۔۔

میں نے تمسے پیار نہیں بلکہ عشق کیا تبھی تو تمہارے سامنے کھڑی ہوں مگر میں یہ بھول گئی کہ عشق تو مجھے اللہ کی زات سے کرنا چاہئے تھا جیسے مولانی کرتی ہے میں نے اسکو چھوڑا اسکے بندے سے دل لگایا تو سزا تو ملنی ہی تھی مجھے۔۔۔۔

ٹانگوں نے بوجھ اٹھانے سے انکار کیا تو اشمل لڑکھڑا کر نیچے گری سیال نے فٹافٹ اسکا سر اپنی گود میں رکھا۔۔۔

اشمل کا سانس اکھڑ رہا تھا اسکا وقت آن پہنچا تھا۔۔۔

میری ایک آخری خواہش پوری کرو گے۔۔۔اسنے اٹکتے ہوئے کہا۔۔۔

ایسا مت کہو ابھی ہمیں ساتھ جینا ہے۔۔۔

پلیز میرے پاس وقت کم ہے بولو کرو گے۔۔۔

سیال نے ناچاہتے ہوئے بھی سر ہلایا اسکے آنسو اشمل کے چہرے پر گر رہے تھے۔۔۔

جیسے تم نے اپنی محبت کو بیچ راہ میں رسوا کیا اگر ایسا موقع دوبارہ آئے اور کسی لڑکی کی عزت داغ دار ہو رہی ہو تو خدا کے لیے اسکے سر پر اپنی چادر ڈال دینا اسے اپنی ہم نوائی میں لے لینا تب سمجھنا میں نے تمہیں معاف کیا۔۔۔

اس سے بولا نہیں جا رہا تھا پھر بھی وہ جی توڑ کوشش کر رہی تھی۔۔۔

کتنا حسین لمحہ ہے نا من پسند محبوب کی آغوش میں جان دینا۔۔۔۔۔اشمل نے آخری دفعہ اسکا صدقہ لیا جیسے وہ اکثر دونوں ہاتھوں سے پیار سے اسکی بالائیں لیتی تھی ایسا کرتے ہی اسکے ہاتھ بے جان ہوتے گرے اور آخری ہچکی لیتے ہی وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئی۔۔۔۔سیال نے اسکا ہاتھ پکڑ کر چوما۔۔ایک بار نہیں بار بار

بارش زور سے برسنا شروع ہو چکی تھی جیسے وہ بھی انکے غم میں شریک ہو۔

اشمل اشمل اٹھو تم مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں کرتا رہوں گا مگر پلیز اٹھو آنکھیں کھولو۔۔۔

اگر تم کہو گی تو میں اپنے آپ کو خود سزا دوں گا مگر ایک بار واپس آجاؤ۔یار نہیں رہ سکتا

نہ میں تمہارے بغیر میں ہر برا کام چھوڑ دوں گا مگر تم ایک بار اپنی آنکھیں کھولو اور اپنے سیال کو اپنے ہونے کا یقین دلاؤ وعدہ کرتا ہوں کبھی برے کام کو دیکھوں گا بھی نہیں۔۔۔۔

وہ کڑیل جوان اپنی محبت کے جانے پر چیخ چیخ کر رو رہا تھا باقی سب بھی اسے دیکھ کے زوروں سے رو دیئے شاہدہ بیگم تو بے ہوش ہو چکی تھیں۔سیال کو آج پتہ لگا تھا کہ محبت کے چلے جانے کا دکھ کیا ہوتا ہے اس نے اپنی انا جیتنے کیلئے اپنی محبت ہار دی تھی اور اب اس کے پاس پچھتاوں کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔۔۔۔

****

بہت آئی گئیں یادیں مگر اس بار تمہیں آنا۔تم آؤ گے مجھے ملنے خبر یہ بھی تمہی لانا۔۔۔

****

سیال ولد راحیل خانزادہ کیا آپ کو مہر ماہ بنتِ رحمت خانزادہ سے بعوض ۵ لاکھ حق مہر یہ نکاح قبول ہے۔۔۔جی ہاں قبول ہے۔۔۔۔

****

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین